صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چارشنبہ مورخہ 29 مئی 2024ء بمطابق 20 ذیقعد 1445 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چھپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ O الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ O يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ O كَلَّا ۖ لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ O وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ O نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ O الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ O إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ O فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۔

(ترجمہ): تباہی ہے ہر اُس شخص کے لئے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ اُن پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی۔ (اِس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)۔ وآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Applications': درجہ ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب سجاد اللہ، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ریاض خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ہشام انعام اللہ، ایم پی اے، تین یوم؛ جناب فضل الہیٰ ،ایم پی اے، دو یوم؛ جناب ارباب محمد وسیم صاحب ،ایم پی اے، ایک یوم؛ جنا ب عارف احمد زئی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب شکیل احمد خان صاحب، منسٹر ،سی اینڈ ڈبلیو، ایک یوم؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2024-25 کے مطالبات زر پر بحث و رائے شماری

Mr. Speaker: 'Demand for Grants and Cut Motions': Demand No. 01, Provincial Assembly: The honourable Minister for Law, to please move Demand No. 01. The honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ Demand for grant No. 01۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 44 کروڑ 25 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 44 crore 25 lac 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of Provincial Assembly.

Since, no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 01, therefore, the question before the House is that Demand No. 01 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 01 is granted. Demand No. 02, General Administration: The honourable Minister for Law, to please move Demand No. 02. The honourable Minister for Law, please.

Demand for grant No. جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): 02- میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 07 ارب 41 کروڑ 30 لاکھ 77 ہزار روپے سے روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 07 billion 41 crore 30 lac 77 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of General Administration.

Cut motions on Demand No. 02: Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 02.

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں دس روپے کی کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Riaz Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 02.

جناب ریاض خان: سپیکر صاحب! دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Malik Tariq Awan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 02. Malik Tariq Awan, MPA, please.

ملک طارق اعوان: جناب سپیکر! دس ہزار روپے کی کٹ موشن میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 02. Ms. Sobia Shahid, MPA, please. (Not present) lapsed. Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 02. Ms. Rehana Ismail, MPA please.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، میں دس روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کتنی کہا انہوں نے؟ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Sajjadullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 02. Mr. Sajjadullah, MPA, please. (Not present) lapsed. Mr. Ijaz Muhammad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 02.

جناب اعجاز محمد: میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اب تو Lapse ہوگئی، آپ بات کر لیجئے گا اس پہ کہ نہیں کریں جی۔ ٹھہریں میں دوبارہ اسے بول لیتا ہوں۔ Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 02. Ms. Sobia Shahid, MPA, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک Move کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Adnan Khan, MPA.

جناب عدنان خان: تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! میں Minister concerned سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جنرل ایڈمنسٹریشن ہماری جو ہے، اس میں ہماری Entitlement ہماری، For example منسٹر صاحب کی، سیکرٹری صاحب کی، جو آپ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی طرف چلے جائیں تو وہاں پہ ہمارے کمشنر صاحب کی، ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب کی، اے سی صاحب کی، ان کی جو Entitlement ہے، ان کی Entitlement کیا ہے؟ کیونکہ ہمارے Knowledge کے مطابق تو ان کو ایک ہزار سی سی کی گاڑیوں کی Entitlement ہے اور پھرتے ہیں Revo میں۔ منسٹر صاحب کی Entitlement کس گاڑی کی ہے، کتنی POL کی Entitlement ہے؟ اور ہمارے غریب عوام کی جیب سے کتنا اس کے اوپر وہ ٹیکس کے پیسوں سے جو ہے ناں وہ Investment ہو

رہی ہے، ان کو کتنے بنگلے کی Entitlement ہے؟ کس طرح کے بنگلے میں وہ رہ سکتے ہیں، کتنے گھر وہ لے سکتے ہیں؟ دوسری بات سر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارا جو سپیکر ہاؤس ہے نتھیا گلی میں، اسی طرح ہمارا جو وہاں پہ پولیس ریسٹ ہاؤس ہے نتھیا گلی میں، اس کی مد میں اس کو تو ہم نے ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا ہے، اس سے ہماری ریونیو کی جنریشن کتنی ہے ؟ اس کے اوپر ہمارا Expenditure کتنا جا رہا ہے؟ اور دوسری بات سر! ہمارا جو کے پی ہاؤس ہے اس میں جب ہم Booking کرتے ہیں تو اس میں ہمارے لئے یہ پیغام ہوتا ہے کہ یار ہاؤس فل ہے، تو وہاں پہ کون رہتے ہیں، کس کی Entitlement ہے، کن کن کو وہ مل رہے ہیں، ہمارے رولز کے مطابق تو وہ ہماری صوابدید ہے، ایم پی ایز کی Entitlement ہے، تو وہاں پہ کون رہتے ہیں؟ کس کس وجہ سے وہ ہمیں وہ نہیں دے رہے ہیں؟ اور دوسری بات سر! بڑے ادب کے ساتھ سر! میں تو بجٹ بک میں یہ دیکھ رہا تھا کہ اس میں سائیکل خریدنے کے لئے بجٹ ہو گا کیونکہ ہم تو اللہ معاف کرے ہم تو کفایت شعار ی کی مہم پہ چلے ہوئے ہیں، ہمارے لیڈرز حضرات تو ہمیں یہ کفایت شعاری کا درس دے رہے ہیں لیکن ہمارا پروٹوکول تو کم نہیں ہوا ہے، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم سائیکلوں پہ اسمبلی آئیں، ہمارے منسٹرز جو ہیں اپنے دفاتر کو سائیکلوں پہ جائیں لیکن سائیکل تو دور کی بات ہے ہمارے پروٹوکول کے لئے تو ہیلی کاپٹر ہے اور ایک بات ہاؤس کے Knowledge میں لانا چاہتا ہوں، بے ادبی معاف، ہمارے چیف منسٹر صاحب جو ہے وہ Airsickness کے ہیں، یہاں پہ Air ambulance کی بات ہوئی ہے، تو یہ کریڈٹ نہ لیں کہ ہم Air ambulance launch کر رہے ہیں، یہ ہماری کارکردگی ہے، وہ بیچارہ خود Airsickness کا شکار ہے، میں جتنا جانتا ہوں لیکن یہ بھی اچھا شگون ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں کہ ایمبولینس ٹھیک ہے ہم سپورٹ کرتے ہیں لیکن یہ کریڈٹ اس طرح نہ لیں جس طرح کریڈٹ لیتے ہیں۔ یہ میری دو تین گزارشات ہیں منسٹرز صاحبان سے، کہ وہ مجھے اس کے بارے Clarification دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے سب کی لے لیں تو پھر، مسٹر ریاض خان۔

جناب ریاض خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں جناب سپیکر، یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع کرم میں یا اس طرح اور ضلعوں کو خاص کر میرے ضلع کرم کو، قبائلی اضلاع کو ڈی سی صاحب اور اسی طرح ڈی پی او

صاحب مطلب ہے ان کے Fuel کا کتنا خرچہ ہے اور کس مد میں یہ سارا کچھ اس طرح دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ملک طارق اعوان، ایم پی اے، جناب ملک صاحب۔

ملک طارق اعوان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو عرض کرنا تھا، وہ عدنان خان نے سمندر کوزے میں بند کر دیا ہے۔ تو میرے خیال سے میں اپنی واپس لے لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: آپ کیا بات، کٹ موشن واپس لے رہے ہیں ناں؟

ملک طارق اعوان: جی کٹ موشن واپس لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہی لے رہے ہیں یا ساری واپس لے رہے ہیں؟

ملک طارق اعوان: ہاں ہاں جی، اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں کیونکہ میری بات اس نے کر دی ہے جو بات میں کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: میں پوچھ رہا ہوں کہ صرف یہی کٹ موشن واپس لے رہے ہیں؟

ملک طارق اعوان: یہی یہی، بس یہی کٹ موشن واپس لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔ مسز ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک بات کروں گی کہ کے پی ہاؤس میں جب ہم ایم پی ایز جاتے ہیں تو پہلے تو بالکل کمرے ملتے ہی نہیں ہیں اور اگر ملتے بھی ہیں تو اس میں بہت زیادہAdministration wise اور وہ کمرے جو ہیں اس کی جو Blankets ہوتے ہیں، چیزیں ہوتی ہیں، وہ اتنی گندے ہوتی ہیں، اس کی صفائی کا کوئی خیال نہیں ہے، باتھ رومز بھی ٹھیک نہیں رہتے اور بہت مشکل سے اس کی Booking ہوتی ہے کیونکہ اس میں تو ایم پی ایز کو کمرہ ملتا ہی نہیں ہے، سارے جو ہیں وہ بیوروکریٹس اور ان کی فیملیاں اور ان کے لوگ جو ہیں، دوست احباب، وہ لوگ ہوتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ ذرا کیونکہ ہمارے ایم پی ایز کا بہت آنا جانا رہتا ہے تو اس کے لئے یہ جو قانون ہے کہ تین دن کے بعد پھر اس نے نکلنا ہو گا اور یہ سارا، اس میں Changes لے آئیں اور اس پہ غور کریں، کے پی ہاؤس ہو چاہے وہ ایبٹ آباد کا ہو، تو اس کے لئے ہمارے لئے اس میں کچھ کریں۔

جناب سپیکر: مسز ریحانہ اسماعیل، ایم پی اے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، ایدمنسٹریشن میں اگر آپ دیکھیں تو اربوں روپے کا فنڈ ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آئے روز جو یہ ٹرانسفرز ہورہے ہیں، روزانہ کی بنیاد پر ہم دیکھتے

ہیں کہ ٹرانسفرز ہو رہے ہیں، تو یہ ٹرانسفرز کس Base پہ ہورہے ہیں؟ کیا آپ کی ٹیم ابھی تک Set نہیں ہوئی؟ کیونکہ دو تین مہینے ہو گئے ہیں اور آج تک ہم، ہمیں روزانہ نوٹیفکیشن ملتا ہے کہ یہ صاحب ٹرانسفر ہو گئے ہیں، یہ صاحب ٹرانسفر ہو گئے ہیں، تو یہ کیا Criteria ہے ٹرانسفرز کا؟ کیا یہ آپ کے من پسند لوگ ہیں جو آپ روزانہ ان کے ٹرانسفرز کرتے رہتے ہیں یا آپ ناراض ہو جاتے ہیں، ان کو پھر ٹرانسفر کرتے ہیں، تو یہ ایڈمنسٹریشن آپ اس طرح چلائیں گے؟ دوسرا، کے پی ہاؤس پہ بات ہوئی تو میں بھی اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔ یہ کے پی ہاؤس ممبران کا Right ہے، ظاہر ہے کہ وہ وہاں پر Stay اس لئے بھی کرتے ہیں کہ ان کو ایشوز ہوتے ہیں سیکیورٹی کے لیکن جب بھی ہم Booking کرتے ہیں تو یہ سننے میں آتا ہے کہ ہاؤس فل ہے، تو یہ ہر وقت ہاؤس فل کس لئے ہوتا ہے؟ اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں پر بعض ایسے رومز ہیں جو بالکل ہمیشہ کے لئے Lock ہوتے ہیں کہ وہ سپیشل لوگوں کے لئے ہیں۔ ہمیں بتا دیا جائے کہ وہ سپیشل لوگ کون ہیں جن کے لئے ہمیشہ وہ Rooms reserved رہتے ہیں؟ تو ہمارے کتنے ممبرز ہیں اپوزیشن کے، ان کو ان کا Right دیا جائے، Kindly ان کو تنگ نہ کیا جائے۔ بس یہی بات کرنی تھی اس پہ کہ ایڈمنسٹریشن اس پہ ہمیں، اور پچھلے دور میں اگر دیکھیں تو آپ لوگوں کی چائے پانی کا خرچہ کروڑوں تک تھا، تو یہ بھی کیا یہ عوام ہی Pay کریں گے؟ ایڈمنسٹریشن جو ہم اس بجٹ کو منظور کرتے ہیں تو اس کے لئے کیا Criteria ہے کہ کتنے کروڑ یا لاکھ ہم چائے پانی پہ خرچ کریں گے؟

Mr. Speaker: Thank you. Honourable Minister for Law and Finance.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): جی بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ میں اپوزیشن کے معزز ممبران کی----

جناب سپیکر: اچھا ایک سیکنڈ، اعجاز صاحب! آپ رہ گئے ہیں۔

جناب اعجاز محمد: بس جی زما ملګرو کومه مطالبه اوکړه، دغه مطالبه زما هم ده جی۔

جناب سپیکر: او کټ موشن؟

جناب اعجاز محمد: کټ موشن به وی جی۔

جناب سپیکر: وی به یا د واپس اغستے دے؟

جناب اعجاز محمد: بس چې ملګری واپس اخلی نو زه به هم واخلم ګنې وی به جی۔

جناب سپیکر: بس صحیح دہ جی۔ جناب آنریبل منسٹر۔

وزیر قانون و خزانہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سب سے پہلے تو شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے کٹ موشنز واپس لیں۔ اچھا جی، POL کا سوال کیا گیا، چونکہ ابھی تک ہمارے منسٹرز صاحبان کو ایڈمنسٹریشن سے POL کی مد میں نہیں ملا، میں خود اس بات کا گواہ ہوں، تو ہمیں ٹوٹل اندازہ نہیں ہے لیکن ہمیں جو بتایا گیا ہے کہ آپ کو 390 لیٹر ملے گا Per month، یہ Previously جناب سپیکر، 600لیٹر تھا، اس کے ساتھ ساتھ کے پی ہاؤس کی بات کی گئی، کے پی ہاؤس میں تقریباً Priority MPAs کو دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ اس میں ایڈمنسٹریشن یا بیوروکریسی کو بھی پھر ضرورت پڑنے پہ دے دیا جاتا ہے لیکن Priority ہمارے ایم پی ایز، پارلیمنٹرینز کو دی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ سپیکر ہاؤس اور پولیس ریسٹ ہاؤسز کی بات کی گئی، تو وہ میں کنفرم کر کے معزز ممبران کو جواب دوں گا، ان شاء اللہ ساری تفصیل ان کو Provide کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اگر آپ وزیر موصوف-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: کٹ موشن واپس لیتے ہیں یامیں اسے پھر ووٹنگ کے لئے ڈالوں؟

جناب عدنان خان: جناب سپیکر! میں بات تو کرنا چاہ رہا ہوں لیکن بہرحال منسٹر صاحب نے کچھ انفارمیشن دے دی ہے، مطمئن ہیں کیونکہ وہ شریف بندے ہیں، ہمارے علاقے کے ہیں تو سر! ہم واپس لیتے ہیں، کوئی نہیں۔

Mr. Speaker: Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 02; therefore, the question before the House is that Demand No. 02 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر سر! میں نے تو واپس نہیں لی ہے، انہوں نے کوئی جواب بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ دیکھیں ممبرز نے، جنہوں نے کٹ موشنز----

(مداخلت)

جناب سپیکر: رشاد خان! جنہوں نے کٹ موشنز دی تھیں، انہوں نے اس پہ بات کر لی تھی۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! جب تک ممبر کٹ موشن واپس نہ لے توتب تک----

جناب سپیکر: تو اس میں ایک Understanding develop کر لیتے ہیں کہ اگر----

(مداخلت)

جناب سپیکر: یا تو آپ بات کر لیں، کٹ موشنز آپ واپس لے لیں، آپ بات کر لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! ہمیں کم از کم ایک دو دو منٹ تو دے دیں بات کرنے کے لئے ناں، پھر ہمیں پتہ ہے کہ آپ چھ مہینے اسمبلی کا اجلاس نہیں بلائیں گے۔

جناب محمد رشاد خان: دو دو منٹ دے دیں سر۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ سب لوگوں کو پتہ ہے کہ کیا بات ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب! پلیز کم سے کم جس چیز پہ ہم بات کرنا چاہتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے ہم نے Specific ایک ہی چیز پہ با ت کی ہے، ایک ایک مسئلے پہ بات کریں گے کم سے کم اس فلور پہ، پھر ہمیں منسٹر ملے یا نہ ملے، بات ہم کریں یا نہ کریں، تو کم سے کم ابھی تو منسٹر صاحب ہمیں Satisfy کریں اور یہ میں نے کے پی ہاؤس کا کہا ہے اور میرے پاس یہ لسٹ پڑی ہے جس میں سے تین ایم پی ایز ہیں باقی جو ہیں وہ سارے عوامی لوگ ہیں۔ اب منسٹر صاحب یہ لسٹ چیک کر سکتے ہیں، یہ روزمرہ کے حساب سے ہو گا۔ ادھر ہی آپ لوگوں کی جو بک ہے، رجسٹر ہے، اسی سے ہے کہ اس میں ایم پی ایز تین ہیں باقی سارے ایم پی ایز کو، یہ میرا مسئلہ نہیں ہے، آپ سب لوگوں کا ہو گا، حکومتی ایم پی ایز کا بھی ہو گا، ان کی فیملی جا سکتی ہے، بیٹے جا سکتے ہیں، بچے جاسکتے ہیں لیکن کسی کے لئے بھی ایم پی ایز ہاسٹل (کے پی ہاؤس) Available نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو تین دن ہوتا ہے اور پھر اسے کہیں گے کہ خالی کریں تیسرے دن آپ جائیں کہیں اور کریں۔ آپ کو پتہ ہے کہ ہم فیڈرل جاتے ہیں، ہمارے کام جو ہوتے ہیں تو وہ ہفتے میں بھی رک سکتے ہیں، دو ہفتے میں بھی رک سکتے ہیں، اس میں تین دن کی جو بات ہے اس کو ختم کر دیا جائے تو بڑی مہربانی ہو گی۔ اس ایوان میں بڑی اکثریت ہے آپ لوگوں کی، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جو ہم Last دس سال سے Suffer کر رہے ہیں اس سے، اور نہ کوئی بھی ہمارا ٹیلی فون بھی Attend نہیں کرتا، ان کے فون بھی بند ہوتے ہیں، Booking بھی ہماری نہیں ہوتی اور یہ میں سارے ایوان کے لئے یہ

بات کر رہی ہوں، اپنی ذات کے لئے نہیں کر رہی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر آپ اپنی اس پاور کو ادھر سے ختم کر لیتے ہیں تو بات پھر ختم ہو جائے گی، پھر تو کیبنٹ کی ہو گی، ہم ادھر جائیں گے، تو پلیز آپ ابھی منسٹر صاحب سے، گورنمنٹ سے ہمیں یہ باور کرائیں کہ یہ اس میں امنڈمنٹ کریں گے، رولز کو چینج کریں گے، جو تین دن کی بات ہے وہ ختم کریں اور یہ جو ہے یہ صرف ایم پی ایز کے لئے ہے، یہ منسٹروں کے لئے نہیں ہے اور عام بیوروکریسی کے لئے نہیں ہے، تو اس چیز کو پلیز آپ ہمیں Ensure کرا دیں کہ اس پہ آپ کام کریں گے، یہ نہیں ہے کہ ابھی کریں، ہمیں پتہ ہے، تو کم سے کم بات تو کر لیں اس پہ-----

جناب سپیکر: اچھا محترمہ ثوبیہ-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں اس کے بعد اپنی یہ کٹ موشن واپس لے لیتی ہوں۔

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ! آپ کیا کہتی ہیں؟

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر! میں-----

جناب سپیکر: ایک منٹ اپنا وزیر صاحب، ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی میرا بھی یہی کہنا ہے کہ یہ Ensure تو کرا دیں کہ ایم پی ایز کے لئے وہاں پہ سہولتیں دیں گے، وہاں پر سارے بیوروکریٹس سے Full ہوتا ہے یا جس سے بھی Full ہوتا ہے یا جس سے بھی Full ہوتا ہے تو کم از کم جو ایک چیز یا آپ Facilitation تو کم از کم ممبرز کو دیں اور دوسرا، میں نے ٹرانسفر کی بات کی تو وہ بالکل کچھ کہا بھی نہیں ہے، چلیں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے، ایک چیز میں معزز اراکین! اس کو Clear کردوں کہ یہ جو تین دن ہیں، یہ ہمارے رولز کے مطابق ہیں، تو اس کو چینج کرنے کے لئے ہمیں اسمبلی کو اپنے Rules change کرنا پڑیں گے اس کا ان کے ساتھ، یہ اس کو چینج نہیں کرسکتے ہیں، ہاں جو باقی باتیں ہیں جنا ب وزیر صاحب! وہ ان کو آپ مطمئن کریں۔

وزیر قانون و خزانہ: جی، جس طرح معزز رکن ثوبیہ شاہد صاحبہ نے فرمایا، میں بھی ان کی بات کو Second کرتا ہوں کہ اس پہ Priority ایم پی یز صاحبان کو ملنی چاہیئے، Elected Parliamentarians کو ملنی چاہیئے، ان شاء اللہ اس بات کو Ensure کرنے کے لئے آئندہ اجلاس میں

میرا بھی مطالبہ ہو گا ان شاء اللہ سپیکر صاحب! آپ Notify کر لیں گے، انکوائری کمیٹی بنا لیں گے جو----

جنا ب سپیکر: یہ آپ کس سے مطالبہ کر رہے ہیں؟ آپ تو گورنمنٹ ہیں، آپ تو چیز کو Ensure کرائیں اس ہاؤس کو۔

(تالیاں)

وزیر قانون و خزانہ: اس میں جناب سپیکر! بالکل میں ہاؤس کو Surety دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ اس پہ کیبنٹ میں سی ایم صاحب کے سامنے بھی بات اٹھائیں گے اور اس کے ساتھ آپ سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائیں، ممبرز کی کمیٹی اور اس کو Inquire کیا جائے، ہمارا بھی مطالبہ ہے، اگر اس کا Misuse ہورہا ہے تو اس کو Ensure کیا جائے کہ Priority پہ ہمارے ایم پی ایز صاحبان کو ملنے چاہیئے۔ دوسرا، میری بہن ریحانہ صاحبہ نے سوال کیا ٹرانسفر اور پوسٹنگ کا، تو جناب سپیکر! گورنمنٹ کو جب مینڈیٹ ملتا ہے تو یہ گورنمنٹ کا Prerogative ہوتا ہے کہ وہ، اور پوری دنیا کی ڈیموکریسی میں یہی Exercise ہوتا ہے کہ وہ اپنی ٹیم لاتی ہے، تو ٹرانسفرز/ پوسٹنگز پہ میرے خیال میں کسی کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے اور چیف منسٹر اور کیبنٹ اور ہماری Treasury کو ابھی جب لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہوا ہے تو لوگ ہم سے ریزلٹس مانگیں گے، ہم Deliver کریں گے تو Deliver تب ہی کریں گے جب ہمارے ساتھ ہماری من پسند ٹیم ہو گی، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے میرے خیال میں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ہم سٹینڈنگ کمیٹیز ویسے بھی بنا رہے ہیں جو ہمارے اسمبلی کے End پہ جو وہ ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم Tackle کریں گے مگر جو Administrative end پہ، آپ کی گورنمنٹ کے End پہ جو ہے اسے Kindly آپ دیکھیں اور ممبرز کی جو جائز شکایات ہیں ان کو آپ دور کریں، تھینک یو جی۔

Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 02; therefore, the question before the House is that Demand No. 02 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 02 is granted.

جی کنڈی صاحب! آپ کچھ کہہ رہے تھے۔

جناب احمد کنڈی: سر! عثمان صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: سر! میں اس پہ Basically سب کے لئے بہتر یہ ہو گا کہ آپ ایک ویب سائٹ تشکیل دے دیں، سر! ریکویسٹ یہ ہے اور تجویز یہ ہے کہ آپ اس پہ ایک ویب سائٹ بنا لیں، جو بھی رجسٹریشن ہوتی ہے، ایلوکیشن کمروں کی ہوتی ہے، اس پہ آپ ڈال دیں اور باقاعدہ اس کی ریکویسٹ بھی ہو گی ممبران کی اور پتہ بھی چلے گا کہ اس ٹائم کس کو ملا ہے اور اگر غیر ایسے لوگوں کو جن کا اس پہ حق نہیں بنتا ہے، اگر کمرے میں رہیں تو اس کا بھی پتہ چلے گا تو سب اس پہ خوش ہوں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کنڈی صاحب کدھر چلے گئے؟ مولانا صاحب (جناب لطف الرحمان رکن اسمبلی سے) ہم اس طرح نہ کریں کہ ہمارے جس جس معزز ممبر نے جس جس محکمے کے اوپر بات کرنی ہے، جب اس کا نمبر آجائے تو وہ اس پہ بات کر لیں، کھل کر، باقی کو ہم، یہ آپ اگر کٹ موشنز لے لیں تو پھر اس کو آسانی ہوجائے گی، تو جیسے آپ سب بہن بھائی کہیں، آنریبل ممبرز جس طرح کہیں پھر اس طرح کرتے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! یہ تو گورنمنٹ سائیڈ سے آنی چاہیئے، میں نے کہا ہے یہ ریکویسٹ آپ کو نہیں کرنی چاہیئ، یہ تو ادھر سے آنی چاہیئے، آپ کیوں ریکویسٹ کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں تو آپ دونوں کو یکجا کرنے کے اس میں ہوں۔

جناب احمد کنڈی: دو دن تو ہم نے لئے تھے، Principally ایک بات-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چلیں اسے لیتے ہیں، اسی طرح لیتے ہیں جی، ہم ایک ایک کرکے لیتے ہیں، آج اسی طرح چلاتے ہیں، آپ بات کرتے رہیں، کل اس کو دیکھتے ہیں۔ اب مجھے Mediator کا Role زیادہ ادا کرنا پڑ رہا ہے-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، یہ ماشاء اللہ ہمارے منسٹر لاء اور فنانس جو ہیں یہ بڑے پیارے آدمی ہیں تو ویسے ہی ان کے ساتھ دل چاہتا ہے تعاون کرنے کو۔

Demand No. 03, Finance, Treasury and Local Fund Audit: The honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 03. Honourable Minister for Finance, please .

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): Demand for grant No. 03: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم

جو مبلغ 03ارب 78 کروڑ 49 لاکھ 66 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 billion 78 crore 49 lac 66 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of Finance, Treasuries & Local Fund Audit.

Cut motions on Demand No. 03: Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03. Mr. Adnan Khan, please.

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب! میں دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by ten rupees only. Malik Tariq Awan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03. Malik Tariq Awan.

ملک طارق اعوان: دس ہزا ر روپے جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 03. Ms. Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 03.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، دس ہزار روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Sajjadullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03. Mr. Sajjadullah, MPA, please, lapsed. Mr. Ijaz Muhammad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03, Mr. Ijaz Muhammad, MPA.

جناب اعجاز محمد: د یو لاکھ روپو کټ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Ihsanullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03. Mr. Ihsanullah Khan, MPA.

جناب احسان اللہ خان: سر! میں پچپن روپے کی کٹ موشن پیش کر تا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty five only. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03. Mr. Ahmad Kundi, MPA please.

Mr. Ahmad Kundi: I would like to move cut motion of fifty rupees.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Arbab Muhammad Usman Khan, to please move his cut motion on Demand No. 03.

ارباب محمد عثمان خان: ایک ہزار روپے کی کٹ موشن ہے سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Muhammad Rashad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 03. Mr. Rashad Khan, MPA.

جناب محمد رشاد خان: سر! میں ایک ہزار روپے تخفیف زر کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 3, Mr. Jalal Khan, MPA, please.

جناب جلال خان: جناب سپیکر! میں دو سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only, two hundred only, two hundred. Janab Adnan Khan.

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں فنانس منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سر! ایک سٹوری میں نے پڑھی تھی کہ 650 ارب روپے ہمیں Last ten years میں صوبے کو ملے تھے ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک، ورلڈ بینک اور دوسرے فنانشل انسٹی ٹیوشنز سے، اس کی تفصیل بجٹ میں نہیں دی، وائٹ پیپر میں نے چیک کیا لیکن سر! وہ ہمیں نہیں ملی ہے، تو اس کے بارے میں سر، میں

یہ کوئسچن پوچھنا چاہتا ہوں گورنمنٹ بنچز سے اور دوسری بات سر، آپ 140A Constitution of Pakistan کی طرف سر، آ جائیں کیونکہ سر، اس میں لوکل فنڈ آڈٹ کی بات ہے، تو اس میں سر، آپ 140A کو پڑھ لیں تو اس میں لکھا ہوا ہے سر! کہ:

"(1) Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments.

(2) Elections to the local governments shall be held by the Election Commission of Pakistan."

سر! اس کے بارے میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج تک کتنی ریلیز فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو کی ہے اور کس مد میں کی ہے؟ باقی جو Devolved government ہے وہ تو اتھارٹی یہاں پہ ڈسکس ہوئی ہے، وہ اللہ معاف کرے اسی اسمبلی میں کہا تھا کہ ہم جو ہیں بلدیاتی نمائندوں کو Powerful کریں گے لیکن افسوس کی بات ہے کہ وہ اسسٹنٹ کمشنر کے Under ہم نے لوکل باڈیز کے نمائندے کو جو ہمارے میئر حضرات ہیں، ان کو اس کے Under کر دیا ہے۔ سر، یہ بھی ہماری توہین ہو رہی ہے لیکن میں سر، فنانس کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ آج تک جو ہم نعرے لگاتے ہیں کہ ہم بلدیاتی نمائندوں کو مضبوط کریں گے، وہ بیچارے روڈوں پہ پھر رہے ہیں، دو سال ہو چکے ہیں سر، میرا اپنا برخوردار چیئرمین ہے تحصیل بکہ خیل کا، پانچ روپے تک اس کو فنڈ نہیں ملا ہوا ہے سر، میں گورنمنٹ بنچز سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجھے سر، اس کی تفصیل فراہم کر دیں۔ Thank you very much.

<u>جناب سپیکر:</u> مسٹر ریاض خان! ریاض خان کا مائیک On کریں، آپ نے ملک طارق کا مائیک On کر دیا ہے، نہیں نہیں، آپ بیٹھیں، وہ بات کر لیں پہلے۔

<u>ملک طارق اعوان:</u> اچھا اچھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریاض خان کی ہے، یہ کونسی ہے؟ Three میں اچھا، ٹھیک ہے، نہیں ریاض خان ہیں ناں سر، نہیں ہے۔ ملک طارق اعوان! Sorry, for the inconvenience.

<u>ملک طارق اعوان:</u> کوئی بات نہیں۔ جناب سپیکر، دس ہزار روپے کٹ موشن۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ تو ہو گئی، کوئی بات کرنی ہے آپ نے تو۔

ملک طارق اعوان: واپس لیتا ہوں، دس ہزار----
جناب سپیکر: واپس کرتے ہیں؟
ملک طارق اعوان: جی۔
جناب سپیکر: مسز ثوبیہ شاہد!
محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، وہ شارٹ بات کروں گی کیونکہ آپ نے منع کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے تو بہت سے مسائل ہیں اس صوبے کے، اس میں ابھی تک اس کی ناقص کارکردگی ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی، اگر وہ بجٹ میں جتنے بھی بجٹ کےجو پیسے ہیں ہر ضلع صوبہ میں جہاں جہاں ضرورت تھی، ادھر وہ نہیں دیتے، لیکن جہاں سے سفارش یا زور تھا، وہ چاہے وہ چیف منسٹر کا ڈی آئی خان کا حلقہ ہو یا پچھلے چیف منسٹر کا سوات کا ہو یا نوشہرہ تھا، جو بھی ہے تو سارے پیسے ادھر ریلیز ہو جاتے ہیں، ادھر ہی چلے جاتے ہیں، باقی سارے لوگ صرف وہی ٹینڈرز اور وہ پاس ہوتے ہیں، کہیں کسی اور کو پیسے نہیں ملتے، کسی بھی ڈسٹرکٹ کو، کسی بھی اس میں، بس وہی ادھر جس کا زور چلتا ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ وہی کرتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اس کے بغیر بھی بہت سے مسائل ہیں، وابستہ ہیں، یہ ابھی ہماری زراعت کے یہ آئی سی ٹی ایگریکلچر کے کچھ لوگ آئے ہوئے ہیں جو باہر سے احتجاج بھی کر رہے تھے اور ہال میں بھی موجود ہیں، ان لوگوں نے یہ دیا ہوا ہے جو میں ہال کو پڑھا دیتی ہوں کہ "زراعت کسی بھی ملک خصوصاً پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، ان مقاصد کے حصول کے لئے محکمہ زراعت خیبر پختونخوا نے آئی سی ٹی کے نام سے ایک اہم پراجیکٹ لانچ کیا تھا جو پورے صوبے میں بشمول ضم اضلاع میں کسانوں کی آگاہی اور پیداواری اضافے کے لئے کام کرتے تھے۔ یہی پراجیکٹ صوبہ پنجاب اور سندھ میں ابھی بھی کام کرتے ہیں جس کی انتہائی حوصلہ افزائی ملتی ہے لیکن بدقسمتی سے خیبر پختونخوا میں اس اہم پراجیکٹ کو اے ڈی پی سے نکال دیا گیا ہے۔ پی ٹی آئی حکومت نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک کروڑ نوجوانوں کو نوکریاں دیں گے لیکن بدقسمتی سے آپ نے 188 غریب خاندانوں کے منہ سے نوالہ چھین کر گھر بھیج دیا ہے۔ ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس اہم پراجیکٹ کو 2024-25 کی اے ڈی پی میں شامل کیا جائے تاکہ ہمارے غریب نوجوانوں کو حوصلہ مل کر ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے مل کر کام کریں"۔ اس میں جناب سپیکر صاحب، 17, 18 ہماری

بہنیں بھی ہیں جو Overage ہو رہی ہیں۔ اس میں جو Newly merged districts ہیں، 32 ادھر کی ہیں، باقی ہمارے بھائی اس میں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ان بچوں نے دو تین سال Job کر لی ہے، ابھی ہو سکتا ہے ان کی 29 / 28 Age یا 30 تھی، اب یہ Overage ہوجائیں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، ان کے گھروں کا، ان کی Families کا جو اس طرح Disaster ان پہ آئے گا تو اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟ یہ جو بھی ہے، فنانس والے کر رہے ہیں تو یہ ہمارے نوجوانوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے منسٹر صاحب کو اس اے ڈی پی میں ان کو ڈال دینا چاہیئے اور ان کی Job کا خاتمہ نہ کریں، آپ لوگوں نے تو ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ کیا ہے تو کم سے کم یہ 188 لوگ تو آپ آسانی سے اپنے وعدے کے مطابق اس صوبے کے لئے اس کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب! یہ پی ایم ایس کے بھی بچے آ رہے ہیں کہ ان کا تین چار سال سے Exam نہیں ہوا پی ایم ایس کا جناب سپیکر صاحب، اگر چار سال میں یہ بچے Overage ہو جاتے ہیں، سی ایم صاحب کو چاہیئے کہ ان کی بھی Age 35 کریں تاکہ پی ایم ایس کے جو ہمارے بھائی بہنیں ہیں اور وہ سالہا سال پڑھائی کے لئے بیٹھتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور آخر میں Exam نہیں ہوتا اور اس پر اور بھی بہت سے مسائل آ جاتے ہیں اور ان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! ہم گورنمنٹ سے یہ التجاء کرتے ہیں کہ پی ایم ایس کے ان بچوں کے لئے بھی میں نے ایک قرارداد بھی اسمبلی میں جمع کرا دی ہے، وہ بھی ان شاء اللہ Floor پہ آئے گی تو ہم پاس کر دیں گے لیکن پھر بھی جناب سپیکر صاحب! ان بچوں کی، یہ بہت محنت کر رہے ہیں اور ان کا میرے خیال سے چار سال ہو گئے ہیں کہ ان کا Exam نہیں ہوا، تو پلیز ان کا Exam sure کرا دیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> مسز ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب! فنانس میں تو میرا سب سے بڑا اعتراض بجٹ پہ ہی ہے کہ ہر سال ہمارے لئے جو بیوروکریٹس بجٹ بناتے ہیں، اس میں ہمارے عوام کا اور ہمارے عوامی نمائندوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ میں پچھلے بجٹ میں بھی یہ کہہ چکی ہوں کہ یہ کب تک اس طرح چلے گا کہ بیوروکریٹس بنائیں گے ہمارے لئے بجٹ، عوامی نمائندے کی آواز یہاں کب پہنچے گی؟ بلکہ سیکشن آفیسر لیول تک ہمارے بجٹ بناتے ہیں، ہمارے پورے صوبےکی تقدیر کا فیصلہ ہم نے ان کے ہاتھوں میں دیا ہوا ہے جو کہ سراسر نا

انصافی ہے۔ ہم جب اسمبلی میں آتے ہیں تو بہت سے نوجوان اور آج بھی خواتین آئی تھیں، جو پراجیکٹ کے ملازمین ہیں، ان کو اے ڈی پی سے نکال دیا گیا ہے، وہ اس آسرے میں ہیں کہ ہماری Jobs جو ہیں پھر آگے Secured ہوں گی، وہ Overage ہو رہی ہیں، ان کے پراجیکٹس آپ اے ڈی پی سے نکال رہے ہیں تو یہ کب تک چلے گا؟ دوسرا فنڈ کے حوالے سے پی سی ون منظور ہو جاتا ہے، ڈی ڈی سی ہو جاتی ہے، کنٹریکٹرز خوار ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کو فنڈ ریلیز نہیں ہوتا، فنانس بالکل فنڈ ریلیز نہیں کرتا، تو یہ کب تک چلے گا کہ ان کو فنڈ کیسے ملے گا جی؟ ہم زیادہ بات نہیں کریں گے کیونکہ آپ منسٹر کے Behalf پہ بار بار ریکویسٹ کرتے ہیں، آپ ان کے لئے بہت اچھا سوچتے ہیں-----

جناب سپیکر: نہیں، آج کھل کر بولیں، بس خیر ہے ریکویسٹ کل پہ پینڈنگ کر دیتے ہیں، آج کھل کر بولیں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: نہیں، یہاں پر تو منسٹر آپ سے ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ کمیٹیاں بنائیں جناب، اگر وہ اپنے ڈیپارٹمنٹس نہیں سنبھال سکتے تو ساری منسٹریاں آپ کو دے دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ مسٹر اعجاز احمد خان ایم پی اے۔

جناب اعجاز محمد: زه خپل کټ موشن واپس اخلم، زه خپل د یو لاکھ روپو کټ موشن واپس اخلم جی۔

جناب سپیکر: مسٹر احسان اللہ خان۔

جناب احسان اللہ خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ایک دو جملے میں اس کٹ موشن سے ہٹ کر بولوں گا اور وہ یہ ہیں کہ میں نے اس دن احتجاج کیا، چشمہ لفٹ بینک کینال جو ہے Lift cum gravity canal کے لئے حکومت نے ایلوکیشن صرف دو ارب کی تھی اور کل اس کو Revise کیا ہے، میں آپ کا مشکور بھی ہوں اور حکومت کو Appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ چلو اس ایوان میں ہماری بات سنی بھی جاتی ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے، .Thank you so much سر! میں لوکل فنڈ آڈٹ کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا، جس طرح سے اس دن بھی میں نے آپ کی توجہ دلائی کہ ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں جو بھی فنڈ ریلیز ہوتا ہے، جس ڈیپارٹمنٹ کے لئے بھی تو اس پر Ten percent یا کچھ نہ کچھ Percentage لی جاتی ہے، تو جب اس میں سے اتنی بڑی اماؤنٹ پہلے سے Deduct کرلی جائے تو Quality of work کیا ہو گی؟ اور Secondly سر، صحت کارڈ کے حوالے سے میں نے بات کی ہے، اپنی سپیچ میں بھی اس دن کہ یہ بہت اچھا Initiative ہے حکومت کا، صحت

کارڈ سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے اس کی جو زیادہ تر اماؤنٹ ہے وہ ہمارے ڈاکٹرز اور جن ہاسپیٹلز میں یہ سہولت موجود ہے، یہ اس کے عملے کی جیبوں میں جا رہی ہے کیونکہ اس کا صحیح سے آڈٹ نہیں ہوتا، ایک اپنڈکس کے آپریشن کا میں آپ کو Example دیتا ہوں، وہ ایک لاکھ ہمارے ڈی آئی خان ڈی ایچ کیو ہاسپیٹل میں میں نے اس دن Bills دیکھے، ایک اپنڈکس کا آپریشن ایک لاکھ پچاس ہزار روپے میں کیا گیا تھا سر، تو اس کی Kindly audit کروالیں، بڑا اچھا منصوبہ ہے صحت کارڈ کا، لیکن یہ پیسے غریبوں پر اور بیماروں پر خرچ ہونے چاہئیں۔ Thank you so much.

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ جناب ارباب محمد عثمان خان، ایم پی اے۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب احمد کنڈی: یہ تو جمپ لگا دیا، میرا نمبر تھا۔

ارباب محمد عثمان خان: ہاں، یہ میں بھی سوچ رہا ہوں، چلیں آپ کرلیں احمد صاحب، دونوں اکٹھے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: خیر ہے آپ کرلیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے، کنڈی صاحب۔

جنا ب احمد کنڈی: سر! میں نے پچھلی دفعہ بھی فنانس منسٹر صاحب سے گزارش کی، یہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، جب یہ 2023-24 کا بجٹ پیش کر رہے تھے تو میں نے ان کو ایک گزارش کی تھی Article 160 (3B) نیشنل فنانس کمیشن کی جو Obligation ہے، وہ Categorically کہتا ہے کہ:

"The Federal Finance and Provincial Finance Ministers shall monitor the implementation of the Award biannually"

یہ این ایف سی ایوارڈ کو، اس کی Implementation کو Monitor کریں گے اور

"and lay their reports before both Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament) and the Provincial Assemblies."

یہ Constitutional obligation ہے، پچھلی دفعہ بھی میں نے کٹ موشن واپس لی تھی بھئی، اسی درخواست پر کہ آپ اس کو کس طرح Ensure کرا رہے ہیں کہ مانیٹرنگ کس طرح کر رہے ہیں؟ این ایف سی ایوارڈ کی Biannually آپ کی Obligation ہے، سال میں دو دفعہ آپ نے کرنا ہے ششماہی، لیکن یہاں پہ سالوں سال این ایف سی ایوارڈ کی رپورٹ پیش بھی نہیں ہوتی، چلیں میں مان لیتا ہوں، اگر فیڈرل نہیں کر رہی ہے، کیا انہوں نے کوئی ایکشن لیا؟ مجھے صرف یہ اتنی Surety دے دیں کہ

انہوں نے اس پر کیا ایکشن لیا اور یہ کب پیش ہو گی؟ میں کٹ موشن Withdraw کر تا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب ارباب محمد عثمان خان!

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ آڈٹ ہمارے لئے ایک بہت Basic ضرورت ہے، اس میں میری ریکویسٹ متعلقہ محکموں سے یہ ہو گی کہ کم از کم ہمیں ابھی یہ چاہیئے، اس دن بھی میں نے اس کی مختصراً بات کی تھی کہ Physically Google Maps سے اس کے ذریعے جو ڈیویلپمنٹ فنڈز آپ کے ہوتے ہیں اور باقی چیزیں ہیں تو اس کا Quarterly audit ہونا چاہیئے، ہر تین مہینے اور آپ کے پاس آج کل یہ ٹیکنالوجی ہے جو آپ Standardize رقم اس کے لئے مختص کرتے ہیں، تو چاہیئے کہ اس کا پتہ چلے کہ ایک روڈ اگر آپ بنا رہے ہیں اور اس کا تخمینہ دس کروڑ روپے ہے تو آیا اس پر دس کروڑ روپے لگے ہیں یا نہیں لگے ہیں اور لگنے بھی چاہیئے تھے کہ نہیں؟ اور اسی ٹائم آپ اگر طریقے سے کریں اور ہم اس پر اپنی ٹریژری بنچز کے ساتھ Complete cooperation کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر آپ کمیٹی ہی تشکیل دیتے ہیں کہ باقاعدہ اس کے ذریعے ہم، یہ نہ ہو کہ دس ہزار لوگ اس پر کام کر رہے ہوں، پانچ لوگ بھی اگر ٹیکنالوجی کا صحیح استعمال کریں تو آپ کو اس میں پیسوں کی کافی زیادہ بچت ہوگی سر، اور ٹائم پر ہم اس کو دیکھ بھی سکیں گے اور نہ صرف آڈٹ کی رقم کی یہ ہو گی بلکہ جو Actual funds اس کے لئے مختص کئے گئے ہیں، اس کا استعمال بھی صحیح ہو گا۔ دوسرا سر! جیسے میری آج آئی سی ٹی ایگریکلچر کا جو وفد آیا تھا، ان سے بات ہوئی ہے۔ ہمارے پاس پاکستان میں بدقسمتی کے ساتھ ڈیٹا نہیں ہے، بڑے بڑے جو آپ کے Developed Countries ہیں جہاں پر بڑے بڑے Decisions ہوتے ہیں Millions of dollars روزانہ کا ان کے پاس ڈیٹا ہوتا ہے سر، اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری پیداوار زیادہ ہو، اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے زمینداروں کی Efficiency بہتر ہو، Crops maximization ہو، Yield بہتر ہو، Diseases کم ہوں، تو ہمیں ایگریکلچر میں آئی سی ٹی کا استعمال کرنا پڑے گا، اور یہ پراجیکٹ بھی آپ نے لانچ کیا، تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو آپ Review کریں، اس کو آپ Realign کریں اور اس کو Continue رکھیں سر، اور اس سے ہمارے تقریباً دو سو Employees ہیں، ان سے Job بھی جارہی ہے اور اس میں تقریباً Fifteen percent لوگ جو ہیں وہ

Merged Districts سے بھی ہیں اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس چیز کی ہمیں سر، ضرورت ہے۔ شکریہ۔
جناب سپیکر: جناب محمد رشاد خان۔
جناب محمد رشاد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! فنانس ڈیپارٹمنٹ پورے صوبے کا سب سے اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اور تمام ڈیپارٹمنٹس جو ہیں وہ فنانس ہی کی طرف رخ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! ایک دو چیزیں ہیں، جب بھی آڈٹ ہوتا ہے، آڈٹ پیرا آجاتا ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کے آڈٹ پیراز جو ہیں یہ بہت کم پی اے سی میں پہنچتے ہیں، یہ بڑی عام مشاہدے کی بات ہے جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہے، وزیر خزانہ صاحب تو ہیں نہیں، بات جاری رکھوں، بہت اہم چیز ہے جناب سپیکر!----
جناب سپیکر: وزیر محترم! آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں تاکہ رشاد خان جو باتیں کر رہے ہیں، ان کے پوائنٹس لے لیں۔
جناب محمد رشاد خان: میری یہ ریکویسٹ----
جناب سپیکر: .Order in the House, please اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ Smooth ہو، آپ ذرا خاموشی سے سنیں، تو جہ سے سنیں اور پھر اس کا، تاکہ آپ کا وزیر محترم جواب بھی دے سکیں۔
جناب محمد رشاد خان: جو آڈٹ پیرے آجاتے ہیں تو میرے خیال سے ایک دفعہ آڈٹ پیرا آجائے تو وہ سیدھا پی اے سی میں جانا چاہیئے، نہ کہ وہ ڈیپارٹمنٹ میں مطلب کہیں گم ہو جائے۔ جناب سپیکر، یہ بہت اہم چیز ہے اور یہ عام مشاہدے کی بات ہے۔ دوسرا SNEs، ایک ڈیپارٹمنٹ یہ سمجھتا ہے کہ مجھے Recruitment کرنی ہے، مجھے بندے Hire کرنے ہیں یا جو SNEs بنا کر وہ بھیجتا ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ، میرے خیال سے پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اسی طرح من و عن اس کو قبول کرنا چاہیئے، نہ کہ یہ Observations لگا دیتے ہیں، ادھر جانا پڑتا ہے آپ کو ڈیپارٹمنٹ میں، یا تو اس طرح کریں کہ جس ڈیپارٹمنٹ نے SNE بھیجی ہے، اگر اس میں کچھ کمی ہے تو اس ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں، مطلب ان کو کوئی Option ہی نہ دیں کہ آپ کیوں Incomplete SNE بھیجتے ہیں؟ اس سے جناب سپیکر، کافی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وہ گلے شکوے آتے ہیں، SNEs آجاتی ہیں اور وہ Sign نہیں ہوتیں جناب سپیکر۔ تیسری چیز جناب سپیکر! یہ ابھی جو ہوا گزشتہ دور میں، فنانس ڈیپارٹمنٹ پیسے ریلیز نہیں کرتا، پیسے نہیں ہوتے ہیں، ان کے پاس پیسے آجاتے ہیں، یہاں پہ Percentage لی جاتی ہے جناب سپیکر، راتوں رات دن دیہاڑے یہاں پر Percentage دے کر پیسے ریلیز کئے جاتے ہیں، اس کی

کوئی مطلب روک تھام ہونی چاہیئے ناں۔ ابھی پھر بجٹ کے بعد یہ ترقیاتی عمل جو ہے وہ سارا متاثر ہو جاتا ہے، پیسے نہ ہونے کی وجہ سے وہ سکوت سا چھا جاتا ہے، تو یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ پیسے آتے ہیں وہ ریلیز کریں یا کوئی Mechanism بنائیں، ڈسٹرکٹ وائز بنائیں کہ ان ڈسٹرکٹس کو اتنے پیسے جائیں گے نہ کہ ان کی اپنی مرضی ہو کہ جس کو جتنے دے دیئے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مسٹر جلال خان۔

جناب جلال خان: تھینک یو جناب سپیکر، ویسے تو بولنے کو بہت کچھ ہے لیکن میرے خیال میں سپیکر صاحب! آپ کا بھی موڈ آج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بولیں، آج بولیں جی۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر! Direct to the point آجاتا ہوں۔ جناب سپیکر، National Disaster Management کے لئے جو ہم لوگوں نے بلین ٹری کا پراجیکٹ ہم نے شروع کیا ہے، کیا ہم لوگ اسی بلین ٹری پراجیکٹ کو ہی آگے لے جائیں گے یا نہیں؟ باقی دنیا میں جس طرح Kyoto protocol چل رہا ہے، اس پر جائیں گے۔ جناب سپیکر! ہمارے پشاور میں بہت زبردست ایک Facility ہے، BRT Transport facility ہے لیکن Unfortunately وہ Loss پر جا رہی ہے، کیا ہماری آئندہ کے لئے Future میں کوئی Planning ہے اس کو Loss سے نکالنے کے لئے کہ اس کو Profit پہ لے جائیں؟جناب سپیکر! جو ہمارا صحت کارڈ ہے، میں اس کو بہت زیادہ Appreciate کرتا ہوں لیکن کیا ہماری Future میں کوئی اس کی Planning ہے صحت کارڈ کو صحت انشورنس کارڈ پہ لے جانے کے لئے؟ جس طرح باقی Western countries یا اور Countries میں انشورنس پالیسی ہوتی ہے، تو اس کو اگر ہم لوگ انشورنس پالیسی بنائیں اور صحت انشورنس کارڈ کے اوپر جائیں تو یہ بہتر ایک تجویز ہے۔ اچھا جناب سپیکر، ہم نے پراونشل ایکسائز ڈیوٹی لگائی ہے ٹوبیکو پہ، اس پر ایکسپورٹ پہ بالکل ہم لوگ خاموش ہیں، کیا یہ پراونشل ایکسائز ڈیوٹی جو ہے یہ ایکسپورٹ پہ بھی لگے گی یا یہ صرف Local consumer کے لئے ہے؟ جناب سپیکر، ابھی باہر ہاؤس کے سامنے ایک احتجاج جناب سپیکر، ابھی ہاؤس کے باہر ایک احتجاج چل رہا ہے جو گورنمنٹ ایمپلائز ہیں، ان کا، تو کیا یہ نا انصافی نہیں ہے ان کا صرف دس پرسنٹ الاؤنس بڑھانا؟ تھینک یو جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Honourable Minister.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانو و خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یہاں پہ کافی سوالات کئے گئے جناب سپیکر، لوکل گورنمنٹ فنڈز کے حوالے سے عدنان صاحب کا سوال تھا کہ لوکل گورنمنٹ کو ہم نے پچھلے جو ابھی پچھلے مہینے ہمارا بجٹ تھا 2023-24، اس میں بھی جناب سپیکر، Honoraria ہم نے جاری کئے تھے اور اس آنے والے بجٹ میں بھی ان شاء اللہ ان کے لئے Honoraria ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈیویلپمنٹ سائیڈ پہ بھی ہے، میرے ساتھ ابھی تفصیل نہیں ہے بہرحال ڈیویلپمنٹ سائیڈ پہ بھی ہے تقریباً تیس پرسنٹ۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر صاحب، یہ ریلیز پہ Percentage کی بات کی گئی تو جناب سپیکر! یہ تو Caretaker کے دور میں ہم نے بھی کافی سنا، بلکہ ٹھیکیداروں سے بھی سنا لیکن الحمد للہ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ ابھی آئی ہے Elected، تو As such کوئی کیس سامنے نہیں آیا اور نہ ہی کوئی اس طرح کا Case reportedہے، یہ ہوائی باتیں ہیں تمام تقریباً اور اس سے پہلے ہوا ہے جناب سپیکر! لیکن ان کے ہم ذمہ دار اس لئے نہیں ہیں کہ Maximum ہمارے اپوزیشن بھائیوں کی پارٹیوں کی Caretaker حکومت تھی، تو وہ تو بہتر طریقے سے خود بتا سکتے ہیں، گورنر صاحب بھی ان کے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر! یہ Monitoring of NFC Award کا جو (3B) 160 کا حوالہ دیا گیا، تو اس کو جناب سپیکر! اگر Postpone کر دیں تو کچھ دیر میں اس کا Reply میں بہتر طریقے سے دے سکتا ہوں کیونکہ ہم نے Already اس میں تقریباً فنانس کی طرف سے بارہ لیٹرز بھی جا چکے ہیں، ہماری جو Outstanding amount ہے، Liabilities ہیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف اور اس کے ساتھ ساتھ، اچھا جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ کے لئے Honoraria کی مد میں 2023-24 میں آٹھ بلین کی ایلوکیشن تھی اور اس دفعہ گیارہ بلین کی ہے، وہ زیادہ کی گئی اور گیارہ بلین کے علاوہ Merged districts کے لئے دو بلین الگ سی ہے، تو جناب سپیکر، یہ Honoraria اور اس کی مد میں اور اس کے علاوہ ڈیویلپمنٹ کی بھی ہے۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر! یہ ICT کے حوالے سے ہمارے ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز صاحبان کی بھی ایک ریزولیوشن آچکی ہے، تو اس پہ ان کے بھی Reservations ہیں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے، تو اس پہ چیف منسٹر صاحب سے بات ہوگی ان شاء اللہ اور اس کا کوئی حل نکالا جائے گا ضرور، چونکہ ہمارے قائد کا بھی یہی Vision ہے Self sustainability اور خصوصی طور پر ایگریکلچر سائیڈ پہ Productivity اس سے بڑھتی ہے اور Effectiveness

ہے، تو ان شاء اللہ اس پہ ضرور غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ محمد رشاد خان صاحب کی طرف سے SNEs کا حوالہ دیا گیا ہے، تو یہ ہم ان شاء اللہ Take-up کریں گے کیس اور چونکہ Financial crunch تھا Caretaker دور میں بھی اور اس کے بعدبھی دو تین چار مہینے ہم Crisis میں تھے تو ان شاء اللہ اس Crisis سے ہم نکل آئے ہیں اور کچھ بجٹ کی Delay کی وجہ سے بھی کافی چیزیں Delay ہوئیں تو ان شاء اللہ اس کو Timely کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! ہیلتھ کارڈ پہ بات کی گئی جناب سپیکر! تو ہیلتھ کارڈ پہ Already کیبنٹ کا Decision ہے، چیف منسٹر صاحب کا Vision ہے، اس میں ہم Rationalization کرنے جارہے ہیں، کافی سارے ہمارے ہاسپیٹلز تھے District wise جن کو NOC دی گئی تھی لیکن وہ اس لیول کے نہیں تھے تو ان کے NOCs کینسل کی گئیں اور Misuse ضرور ہوا ہے، یہ تو ہم مانتے ہیں لیکن الحمد للہ اس سے فوائد بھی کافی حاصل ہوئے ہیں ہیلتھ کارڈ سے، تو اس کو اس دفعہ Rationalize کرنے جارہے ہیں اس Financial year میں، تو کافی بہتری نظر آئے گی ان شاء اللہ ہمارے ممبران کو، تو جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں ریکویسٹ کرنا چاہوں گا کہ چونکہ ٹائم کم ہے اور کٹ موشنز بہت زیادہ ہیں تو آنریبل اپوزیشن ممبران سے ریکویسٹ ہے، اگر اس میں تھوڑا سا Co-operation کریں تاکہ اس کو جلدی جلدی مکائیں۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب! احمد کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب احمد کنڈی: جی سر۔ سر، میں Withdraw کرتا ہوں، Condition میں نے بتائی تھی، کل تک بھی اگرمجھے آپ دے دیں جو NFC کی Implementation کے اوپر Monitoring کا جو Mechanism ہے پراونشل گورنمنٹ کا، کئی سالوں سے جو نہیں ہورہا، اس کے لئے کیا آپ کی Correspondence ہے؟ کل تک دے دیں آرام سے لیکن With this condition جو کل یہ provide کریں گے، میں Withdraw کرتا ہوں کٹ موشن۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب!

وزیر قانون و خزانہ: بالکل سر، ہم کل ان شاء اللہ Reply ان کو دے دیں گے، Ensure کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ آپ اگر کل کی Commitment کریں گے اور وہ Commitment dishonor نہیں ہونی چاہیئے پھر۔

وزیر قانون و خزانہ: جی جی، Commitment ہے، بالکل ضرور۔ Thank you so much.

جناب سپیکر: جناب عدنان خان، یہ عدنان خان کا مائیک On کردیں۔
جناب عدنان خان: سپیکر صاحب! میں نے تو، منسٹر صاحب نے تو ہوائی بات کہہ دی ہے، کوئی Exact data بیچارے کے پاس نہیں ہے لیکن سر، یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کیونکہ سر، ہم جب پہلے ہماری Practice صحیح ہوتی تھی، جب کٹ موشنز یہاں پہ آتی تھیں تو وہ منسٹرز صاحبان پیش کرتے تھے، وہ پھر جواب دے سکتے تھے۔ ہمارے لاء منسٹر صاحب بیچارے ابھی پورے صوبے کا جواب ہمیں کس طرح وہ ملے گا،اس بیچارے کو کیا پتہ ہو گا؟ کیونکہ اتنے مختلف ڈیپارٹمنٹس ہیں، یہ Practice تو سر، پہلے کبھی ہوئی نہیں ہے جو ابھی ہورہی ہے، تو اس کو ویسے بھی سر، ہم Withdrawn کرلیں گے، وہ کوئی نہیں ہے لیکن جس طرح یہ جواب دے رہے ہیں، ہمیں یہ بیچارہ تو اس کو تو نالج نہیں ہے کیونکہ ہر کسی کو نہیں ہے اور سر! ایک اور ریکویسٹ میں آپ کی Chair سے کرنا چاہتا ہوں، جو ڈیمانڈ مجھے اپنے Colleagues کی طرف سے آئی ہے، کچھ ہمارے Colleagues نئے آئے ہوئے ہیں، جب سر، میں بھی نیا آیا ہوا تھا تو پرابلم یہ تھا کہ ہمیں اسمبلی بزنس کی سمجھ نہیں آتی تھی کہ اسمبلی کی بزنس کس طرح ہے، ہم نے کس طرح بجٹ پیش کرنا ہے، بجٹ میں کٹ موشن کیا ہے، بجٹ کے لئے تیاری کیسے کرنی ہے، ہم نے اسمبلی کو کس طرح چلانا ہے، ہمارا Basic کا م کیا ہے؟ تو سر، اس کے لئے آپ کی Chair سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ایک ورکشاپ رکھ لیں، مجھے یہ ڈیمانڈ نئے Colleagues کی طرف سے آئی ہے، تو سر! میں آپ کی Chair کی وساطت سے ان کے لئے اگر ایک ورکشاپ ہوجائے اس میں سر ،کیونکہ انہوں نے اپنے علاقوں کو Represent کرنا ہے۔
جناب سپیکر: یہ ڈیمانڈ انہوں نے آج کی آپ سے؟
جناب عدنان خان: سر! یہ، یہ آج----
جناب سپیکر: ہم نے اس دن مستحکم پارلیمان اور PIPS کے تعاون سے----
جناب عدنان خان: سر! وہ ایک دن سے نہیں ہوسکتا ہے۔
جناب سپیکر: سنیں ناں، ہم نے One Day Budget Workshop منعقد کرایا ادھر سیرینا میں۔
جناب عدنان خان: پہلے----
جناب سپیکر: میں اگر آپ کہتے ہیں تو آپ کو حاضری بتا دیتا ہوں کہ کتنے لوگ اس میں سے حاضر ہوئے تھے؟

جناب عدنان خان: سر! پہلے بھی----
جناب سپیکر: جب آپ صرف ڈیمانڈیں کریں گے، یہ میں ان سب معزز ممبران کے لئے کہہ رہا ہوں۔ ڈیمانڈ آپ کریں گے کہ ورکشاپیں کرائیں، ورکشاپیں ہمارے لئے مسئلہ کوئی نہیں ہیں، میں پندرہ دن کا بھی کراؤں گا، ایک مہینے کا بھی کراؤں گا، مختلف کورسز پہ بھی بھیجوں گا، Abroad اگر کورسز ہوں گے تو اس پہ بھیجوں گا مگر مجھے اس میں پوری توجہ چاہیئے، پھر جو چیز آپ ڈیمانڈ کرتے ہیں، پھر جب وہ چیز سامنے آ جائے تو پھر اس کو Conduct بھی پورا کریں تو تب وہ Fruitful ثابت ہو گی ورنہ تو وہ Fruitful نہیں ہو گی، بہرحال آپ کی اس چیز کو ہم نوٹ کرتے ہیں، اس جمعہ ہفتے کو دوبارہ کر لیتے ہیں۔
جناب عدنان خان: سر! یہ ایک دن کے ورکشاپ کے ساتھ کام نہیں چلتا۔
جناب سپیکر: دو دن کا کر لیتے ہیں، جمعہ اور ہفتہ۔
جناب عدنان خان: پہلے پریکٹس سر، پہلے پریکٹس تین دن کی ہوتی تھی، تین دن تک سر، ہم نے خود بھی کیا ہے کیونکہ یہ ہمارے نئے Colleagues ہیں زیادہ تر، Maximum seventy percent جو ہیں ناں وہ نئے Colleagues ہیں، ان بیچاروں کو پتہ نہیں ہے سر، اور یہ ہر ڈیپارٹمنٹ کے، یہ صرف اس کے نہیں ہیں، تو بہرحال سر، میں نے ڈیمانڈ آپ کے سامنے رکھ دی ہے اور سر، یہ----
جناب سپیکر: سر! میں بھی آپ کے سامنے، دیکھیں میں ایمانداری سے کام کروں گا، جو اچھی بات ہو گی وہ بھی ہاؤس کے سامنے رکھوں گا، لوگ بھی دیکھیں، میڈیا پہ بھی جائے، جو بری بات ہو گی وہ بھی ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔ اس دن جی کتنی حاضری تھی ہمارے پاس؟
ایک آواز: Thirteen Members تھے۔
جناب سپیکر: Thirteen Members نے اس دن کا Workshop attend کیا ہے، کتنے کا ہاؤس ہے جی، مجھے بتائیں آپ؟
جناب عدنان خان: چلو بس، بہرحال سر! مجھے جو ڈیمانڈ آئی تھی تو میں نے آپ کی Chair کے سامنے رکھ دی۔
جناب سپیکر: دیکھیں، دو دن کا اور ہم کررہے ہیں۔
جناب عدنان خان: ٹھیک ہے سر۔
جناب سپیکر: اس میں اپنی حاضری کو Ensure کریں، یہ پرابلمز بھی Arise نہیں ہوں گے، آپ کو پتہ ہو گا کہ کس بات پہ ہم نے کیا بولنا ہے؟
جناب عدنان خان: ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں سر! آپ ہماری بات بھی سنتے ہیں، اس کے اوپر عمل بھی کرتے ہیں لیکن سر! یہ جو ہمیں

جواب مل رہے ہیں سر، ان سے ہم مطمئن نہیں ہیں لیکن ہم آپ کی Chair کی وساطت سے اپنی کٹ موشنز، یہ جو کٹ موشن ہے اس کو سر! میں Withdraw کررہا ہوں لیکن سر! ایک Suggestion اور بھی دے رہا ہوں کہ بالکل ایجنڈا بھی کافی زیادہ ہے لیکن اگر اس طرح کرلیں کہ ہم دو، اس کو اسی طرح چلاتے رہیں لیکن کسی ممبر صاحب نے اگر بات نہیں کرنی ہے تو صرف پیش کرنے کے ساتھ ہی پھر Withdraw کرلیں اور اگر بات نہیں کرسکتے تاکہ جلدی یہ نپٹا جائے۔ ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب وزیر محترم، آنریبل منسٹر لاء سر! یہ آپ توجہ رکھیں کہ اپوزیشن کے اراکین آپ کے جوابات سے کلیتاً مطمئن نہیں ہیں اور یہ ہاؤس میں چونکہ یہ Represent کررہے ہیں Public of KP، ان کا اطمینان بڑا ضروری ہے، آپ جو بھی بات، جو بھی ایشورنس دیں گے، یہ یاد رکھیں کہ پھر اس ایشورنس کو پھر اسمبلی Lookafter کرے گی، ہمارا سیکرٹریٹ Lookafter کرے گا اور آپ کو یاد دہانی کرائے گا کہ آپ نے یہ فلاں چیز کی ان کو ایشورنس دی تھی تو اس کو آپ پورا کریں، تو کوشش کریں کہ ان کا اطمینان بھی برقرار رہے۔ اب یہ کٹ موشنز اس پہ آپ نے، واپس لیتے ہیں سارے کہ نہیں لیتے؟

<u>وزیر قانون و خزانہ:</u> جی جناب سپیکر! Ensure کرتے ہیں ان شاء اللہ، جی جی۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب نے آپ سے ریکویسٹ بھی کی ہے، دوبارہ بات کرلیجئے گا۔ احسان اللہ صاحب۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں۔ (قہقہہ)

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> سر! ایسا ہے، ہمارا پورا ملک جو ہے، بدقسمتی سے جس وجہ سے ہم پیچھے پیچھے جارہے ہیں دن بدن، وہ اسی وجہ سے ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی وجہ سے ہمارا ملک بھی پیچھے جارہا ہے اور ڈیپارٹمنٹس بھی اور وہ ناسور کرپشن کا ہے، تو میں جو بار بار بات کرتا ہوں، یہ جو Ten percent والی، صرف ان کی یقین دہانی سے کام نہیں چلے گا، آپ اس چیز کو Lookafter کریں، یہ جو Ten percent releases پہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، وہ یہ ہے کہ ایک بڑا مگرمچھ بنا ہوا ہے ڈیپارٹمنٹ، تو اس

کے اوپر ایک ایسی قانون سازی کریں جس سے ہم بھی مطمئن ہوں، اس کا آڈٹ ہو تاکہ یہ Ten percent والی کہانی ختم ہو۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے، آپ اسے واپس لیتے ہیں یا میں اسے ووٹ کے لئے Put کروں؟ (مداخلت) وہ Assure کررہے ہیں کہ چند دنوں میں آپ کو جواب مل جائے گا، اب وہ کیسا ملے گا؟ یہ منسٹر صاحب بتائیں ناں جی۔ اچھا ایک اور، دیکھیں، جس وقت پہ آئیں آپ Specific اس پہ، اس پہ آپ بات کریں گے ناں، آپ ایک ساتھ پانچ چھ باتیں پھینک دیتے ہیں، ٹھیک ہے یہ جس کی کٹ موشن ہے، جس ڈیمانڈ کے اوپر آپ کٹ موشن پیش کررہے ہیں، اگر صرف اسی پہ آپ بات کریں گے Finance, Treasuries and Local Fund Audit تو پھر اس کا وہ Specific جواب آپ کو دے گا۔ جب آپ پانچ چھ باتیں اس پہ کرلیں گے تو پھر تھوڑا سا فرق پڑ جائے گا، بہر حال آپ کیا کہتی ہیں؟ جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، صرف فنانس منسٹرسے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہیلتھ کارڈ پہ دس فیصد کا ٹیکس لگایا گیا ہے، جو ابھی فنانس کا بل ہے، میں نے امنڈمنٹ دی ہے لیکن میرے خیال سے آپ لوگ وہ بل جوہے آج ہی Floor پہ لے کر آئے ہیں تو سر، اس کو بھی آپ لوگ پلیز وہ Amendment accept کریں اس میں، اور ریکویسٹ میں کرتی ہوں کہ ہیلتھ کارڈ اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کا Vision ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت اچھا کام ہے تو پھر آپ اس پہ یہ دس فیصد کا ٹیکس کیوں لگا رہےہیں؟ میری جو امنڈمنٹ ہے، اس کو آپ Accept کرلیں اور اس فنانس بل میں آپ اس کو پاس نہ کریں، اس کو Delete کریں کہ ہیلتھ کارڈ پہ اگر کسی بندے کو دس لاکھ روپے ملتے ہیں، کسی Family کو، تو اس میں سے آپ لوگ ایک لاکھ ٹیکس میں لیں گے تو یہ ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر: یہ پھر کوئی بات یاد آ گئی ہے، جلال خان۔

جناب جلال خان: نہیں سر! وہی اپنے پرانے سوالات ہیں، وہی دوبارہ Revise کررہا ہوں جی۔

جناب سپیکر: اچھا، اس پہ آپ صرف فنانس کے اوپر بات کریں۔

جناب جلال خان: فنانس سے Related ہے۔

جناب سپیکر: تو منسٹر صاحب اس کا جواب دیں تاکہ میں اس کو آگے چلاؤں۔

جناب جلال خان: سر! صرف اور صرف، باقی سوال Skip کرتا ہوں، دو سوال صرف چھوڑ دیتا ہوں۔ سر، یہ جو Ten percent increase ہوا ہے گورنمنٹ ایمپلائز کی تنخواہوں میں، یہ کیا زیادتی نہیں ہے سر؟ کیونکہ سننے میں آیا ہے کہ وفاق میرے خیال میں بیس سے تیس پرسنٹ الاؤنس بڑھا رہا ہے اور نمبر سیکنڈ سر، کیونکہ میرا فیلڈ ہے، ٹوبیکو پہ جو پراونشل ایکسائز ڈیوٹی لگا رہی ہے تو کیا یہ ایکسپورٹ پر بھی ہو گی یا نہیں صرف لوکل پہ ہو گی؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر۔

وزیر قانون و خزانہ: جی Honorable my Member جلال خان صاحب کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا ہے کہ Ten percent increase in salaries، تو جناب سپیکر! ابھی فیڈرل گورنمنٹ Clear نہیں ہے، یہ تو اندازے لگا رہے ہیں اور میرے خیال میں صوبے کے ساتھ جو ان کے Resources ہیں، Meager resources financial crunch بھی جاری ہے۔ ہماری فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے بھی کافی مشکلات ہیں، IMF اور تمام Institutions کے ساتھ جو ان کی Deliberations ہورہی ہیں تو میرے خیال میں Ten percent کم نہیں ہے Increase اس وقت اور ان شاء اللہ آئندہ Financial year میں اس کو Revise کیا جائے گا۔ اب جناب سپیکر! یہ Ten percent increase اس لئے ہوا ہے کہ ہم نے Ten percent جو مہنگائی کی شرح فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے آئی تھی Forecast، تو اس کے مطابق یہ کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: ابھی یہ تھوڑی دیر پہلے یہ باہر سٹرائیک تھی All employees کی طرف سے، تو ان کو ہم نے مدعو کیا تھا ادھر کانفرنس روم میں، آپ بھی ادھر موجود تھے، اگر فیڈریشن جو ہے اس کو زیادہ کرتی ہے تو کیا آپ فیڈریشن کے Ratio سے صوبہ بھی اس کو زیادہ کرے گا؟

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر! سی ایم صاحب کا یہی اعلان تھا کہ ہمارا جو ہے Salary میں Increase وہ فیڈرل گورنمنٹ سے زیادہ ہو گا، فیڈرل گورنمنٹ کا تو ابھی Clear نہیں ہو سکا ہے وہ پانچ فیصد کرے یا نہ کرے تو ان شاء اللہ ہم نے جو کیا ہواہے تو پھر بھی Space ہے، وہ کرسکتے ہیں، کوئی ایشو نہیں۔ اس کے علاوہ جناب جلال خان صاحب نے دوسرا کوئسچنRaise کیا ٹوبیکو سیس کے حوالے سے----

جناب سپیکر: میں یہ چاہوں گا کہ Honourable Minster for Excise جو ہیں، یہ چونکہ آپ سے Related ہے تو آپ جلال خان کے اس کوئسچن کو Address کریں تو یہ آسانی ہو گی۔

جناب خلیق الرحمان (وزیر آبکاری و محاصل): چیف صاحب یہ، سپیکر صاحب! ایسا ہے کہ جس وقت ہماری کٹ موشنز آئیں گی، میرے خیال میں آنریبل ایم پی اے صاحب کی Already اس پہ کٹ موشن موجود ہے، اسی پر میں جواب بھی دے دوں گا، تسلی سے جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، ٹھیک ہو گیا جی۔ جناب----

وزیر قانون و خزانہ: ٹوبیکو سیس کا Increase جو ہے وہ Growers پہ نہیں ہے، وہ Producers پہ ہے، جو فیکٹری مالکان ہیں ان پہ لاگو ہو گا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! یہ ٹوبیکو سیس لگانے کا جو Concept ہے، ہمارا جو Basic مقصد ہے، وہ یہ ہے کہ ٹوبیکو اٹھارہویں ترمیم کے بعد ہمارے صوبے کا حق ہے، ٹوبیکو سیس لیکن اس پہ فیڈرل گورنمنٹ سیس کی مد میں تقریباً ڈھائی سو ارب سے زیادہ Collect کرتی ہے اور حیرانگی کی بات ہے کہ KPK جو کہ Eighty percent tobacco producer ہے، یہاں پہ پیدا ہوتا ہے ٹوبیکو، KPK کو پچاس کروڑ ملتا ہے جناب سپیکر، اور پنجاب کو پچاس ارب سے زیادہ ملتا ہے کیونکہ فیڈرل جو تقسیم کرتی ہے تو وہ تو NFC اور Divisible pool کے مطابق کرتی ہے، Fourteen percent جو ہمارا Share پرانا ہے تو اس کے حساب سے فیڈرل گورنمنٹ ہمیں پچاس کروڑ دیتی ہے، پنجاب کو پچاس ارب سے زیادہ اور اسی طرح سندھ کو بھی پچیس ارب روپے دیتی ہے، اس لئے یہ ہم نے ان کے ساتھ Contest کرنے کے لئے تاکہ ان کو احساس ہو یا اس ایشو کو ہم عدالت میں پھر، نہ ہو تو اگر دوسرے نیشنل فورم میں یہ ہمارے ساتھ یہ حل نہ کرتے ہوں تو پھر Proper forum میں لے کر جائیں تاکہ اس مسئلے کا حل ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ٹوبیکو سیس صوبائی حکومت کا Prerogative ہے یا ہمارے اس صوبے کا حق ہے اور اس کو صوبے کو دیا جائے، شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تو ووٹ کے لئے Put کریں۔

وزیر قانون و خزانہ: تو یہ ٹوکن ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ کٹ موشنز ساری واپس نہیں ہوئیں۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی رشاد خان۔

جناب محمد رشادخان: سر! میں نے تین ریکویسٹ کی تھیں سر، ایک SNEs کے بارے میں، منسٹر صاحب کا مشکور ہوں، انہوں نے اس پہ Respond کیا۔ دوسری میں نے بات کی آڈٹ پیرا سر، یہ میرا مسئلہ نہیں ہے، یہ تمام صوبے کا مسئلہ ہے۔ تیسری بات تھی کہ فنڈز کا جو ایشو چل رہا ہے، آج کل ترقیاتی کاموں کے لئے جو ریلیزز ہوتی ہیں، جو ایشوز سامنے آرہے ہیں، بہرحال منسٹر صاحب نے ایک ہی بات پہ Respond کیا اور میں جناب سپیکر، یہ ایک ہی بندے ہیں پوری اسمبلی میں جو ہمیں تمام ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے Respond کررہے ہیں، تو میں-----

جناب سپیکر: رشاد خان! میں اس بات کو آپ کے کوئسچن کو سمجھ نہیں پایا، آپ دوبارہ اسے Elaborate کریں۔

جناب محمد رشاد خان: سر! ایسا ہے، SNEs جو ڈیپارٹمنٹ بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر: SNE کی بات ہو گئی، آڈٹ پیرا کی جو بات کررہے تھے آپ۔

جناب محمد رشاد خان: آڈٹ پیرا سر، یہ ایسا ہوتا ہے، مطلب آڈٹ آجاتے ہیں ڈسٹرکٹ سے، وہاں پہ جو آڈٹ والے آتے ہیں، فنانس کے جو آڈٹ ہوتے ہیں، وہ آڈٹ پیرا پی اے سی میں نہیں آتا، بہت کم آتا ہے۔ میرا ایک دفعہ آڈٹ پیرا جب لگ جاتا ہے، پی اے سی فورم سے نیچے اس کو مطلب نہیں وہ Entertain کرنا چاہیئے، یہ کرپشن کی جڑ ہے، یہ اس کو آنے دیں، ڈائریکٹ پی اے سی میں آنے دیں، PAC decide کرے گی کہ کیا کرنا ہے اس کا؟ ایک پیرا ہٹانے کا اختیار صرف پی اے سی کے ساتھ ہوناچاہیئے میرے خیال میں، یہ ریکویسٹ ہے میری، ہوناچاہیئے۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، یہ پی اے سی کا Matter ہے، یہ چونکہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان اداروں کا آڈٹ کرتا ہے، آپ کا پراونشل لیول پہ بھی اور وہ Paras کو بناتے ہیں اور پھر اس کے مختلف Defined checks ہیں، ان Checks کے Through گزار کر وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تک آتا ہے اور جب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی تک ایک چیز پہنچ جاتی ہے ان Checks سے گزر کر----

جناب محمد رشاد خان: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں سر۔

جناب سپیکر: آپ یہ چاہتے ہیں کہ جو پیرا ادھر اٹھائیں وہ-----

جناب محمد رشاد خان: آپ بجا فرما رہے ہیں سر، اے جی کا، اے جی آفس تو بہت بعد میں آتا ہے، ایک آڈٹ پیرا ڈیپارٹمنٹ میں آجاتا ہے، وہاں سے مطلب-----

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہوتا، ایسے نہیں ہوتا، ایسے نہیں ہوتا، صرف اے جی، آڈیٹر جنرل ہی پیرا اٹھاتا ہے اور وہی آگے Move کرتا ہے، اس پہ مختلف Checks ہیں، ان Checks کے Through وہ گزرتا ہوا پبلک اکاؤنٹس تک آتا ہے۔

جناب محمد رشاد خان: ٹھیک ہے سر، میں ان شاء اللہ Next اس میں میں کوشش کروں گا کہ میں کچھ ایسے Evidence لاؤں کہ یہاں پہ میں پیش کرسکوں۔

جناب سپیکر: اس کو آپ بے شک.....

جناب محمد رشاد خان: سر! یہ دوسرا جو SNEs کا معاملہ ہے، یہ تو میرے خیال سے وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ یہاں پہ ہی مطلب اس پہ بات کرسکتے ہیں کہ SNEs ڈیپارٹمنٹس جب بناتے ہیں، ان کو آسامیوں کی ضرورت ہوتی ہے، بے روزگاری بھی ہے پورے صوبے میں اور ڈیپارٹمنٹس کی ضرورت بھی ہے تو فنانس کو Observations ان پہ نہیں لگانی چاہیئے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ ہی نے بھیجا ہے، یا ڈیپارٹمنٹ کو پابند کریں کہ آپ جو چیز بھیجتےہیں، SNEs بھیجتے ہیں، وہ Completeبھیجا کریں، اس کی سزا اس ڈیپارٹمنٹ کو دیں نہ کہ لوگوں کو اس کی سزا ملنی چاہیئے۔ میں اپنی جو ہے، منسٹر صاحب کے احترام میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر۔

وزیر قانون و خزانہ: سر، یہ SNEs کی جہاں تک بات کی گئی تو چونکہ ڈسٹرکٹ لیول پہ ڈیپارٹمنٹ اپنے حساب سے بھیجتے ہیں، اوپر جو ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے صوبے کے لیول پہ، تو جناب سپیکر، وہ ظاہری بات ہے کہ اپنا وہ کہتے ہیں "چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ"، تو اس حساب سے ان کو Decision کرنا پڑتا ہے، بہرحال اس کو میں دیکھ لیتا ہوں جی، تفصیلاً جواب اگر موقع ہوا تو ان شاء اللہ ان کو ضرور دیں گے۔ دوسرا جو ریلیز کا انہوں نے کوئسچن اٹھایا ہے جناب سپیکر، تو ریلیز کے لئے ابھی چیف منسٹر صاحب ایک Proper policy لارہے ہیں جو کہ پی اینڈ ڈی کے Through ان کا ایک Proper mechanism بنایا جائے گا، ضرورت کے مطابق ریلیز ہو گی، اسی طرح Like, dislike کے اوپر ان شاء اللہ نہیں ہوگی جو اس سے پہلے Practice ہوتی رہی ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ووٹنگ کے لئے Put کردیں پھر؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کی بڑی نوازش ہے۔ Since all the honourable Members have withdrawn their cut-----

(Interruption)

جناب سپیکر: چلیں جی، اس کو ہم Putکرتے ہیں ووٹ کے لئے، Now I put these cut motions to vote-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نہیں، اب Withdraw نہیں مانتا میں ناں، اب یہ تو نہیں ہے ناں، آپ اٹھیں شکریہ ادا کریں۔

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر! تمام ممبران کاشکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے Withdraw کیں اور ان سے یہ Expect کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ آئندہ بھی Co-operate کریں گے اور Smooth running کے لئے یہ بہت ضروری ہے، Thank you so much, ji.

Mr. Speaker: Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 03; therefore, the question before the House is that Demand No. 03 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 03 is granted. Demand No. 04, Planning and Development, Bureau of Statistics: The honourable Minister for Law, to please move Demand No. 04, honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون و خزانہ: Demand for grant No. 04: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 19 کروڑ 38 لاکھ 31 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی و شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 19 crore 38 lac 31 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025 in respect of Planing & Development/Bureau of Statistics.

Cut motions on Demand No. 04: Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04. Mr. Adnan Khan, please.

جناب عدنان خان: سر! میں دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں، دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Riaz Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04.

جناب ریاض خان: جناب سپیکر! دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by tupees ten only. Mr. Malik Tariq Awan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04.

ملک طارق اعوان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں دس ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by tupees ten thousand only. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 04.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر سر۔ جناب سپیکر، میں سو روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Sajjad Ullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04. Mr. Sajjad Ullah, MPA, please, (not present) lapsed. Mr. Ijaz Muhammad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04.

جناب اعجاز محمد: جی میں ایک لاکھ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Ehsanullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04.

جناب احسان اللہ خان: سر! میں پینتیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty five only. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04. Mr. Ahmad Kundi, please.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move a cut motion of rupees thirty.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty only. Arbab Muhammad Usman Khan, to please move his cut motion on Demand No. 04. (Not present) lapsed. Mr. Muhammad Rashad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 04. Mr. Rashad Khan, Mr. Rashad Khan, please.

جناب محمد رشاد خان: سوری سر، سر! میں دس روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04.

جناب جلال خان: جناب سپیکر! میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Muhammad Anwar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 04. Mr. Muhammad Anwar Khan, please.

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: بات کرنا چاہیں گے اس پہ؟ بات کرنا چاہیں گے آپ یا واپس لے لی آپ نے؟ جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ Planing and Development اور Bureau of Statistics سر، پہلے تو میں Bureau of Statistics سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں ان کے Functions کیا ہیں؟ کیونکہ فیڈرل کا جو Bureau of Statistics ہے، اس میں تو ایک وہ میں پڑھ رہا تھا، اس میں تو یہ ہے کہ For example ایک بندہ مرجاتا ہے، اس کی بیوہ رہ جاتی ہے، اس گھر میں بچے ہوتے ہیں تو بیوہ کی معاش کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا، کوئی تنخواہ نہیں ہوتی، کوئی آگے پیچھے اس کا ہوتا ہی نہیں ہے تو وہ جو چلے جاتے ہیں، وہاں پہ Statistic یہ Show کر لیتے ہیں، اس کے گھر میں مرغی ہے، وہ انڈے دیتی ہے، وہ انڈے کی اتنی قیمت ہے، مرغی کی اتنی قیمت ہے، پھر وہ کہتا ہے گھرانہ خوشحال ہے۔ میں سر، یہ پوچھتا ہوں Bureau of Statistic کا ہمارا یہاں پہ اس کا Role کیا ہے؟ نمبر ون۔ دوسرا سر، یہ میں اپنے وزیرستان کی بھی بات کروں گا، اس میں یہ پلاننگ اینڈ

ڈیویلپمنٹ سے اس سے کوئسچن پوچھوں گا سر، اور یہ کہ کرم ایجنسی کے بارے میں Mini Hydropower ضلع کرم میں، نمبر دو Shalozan Hydropower اور پھر Sadda multipurpose اور Malana Hydropower، ابھی سر، بجٹ میں ہم نے ایک Hydro power کا ذکر کیا ہے جو بھی کرم ایجنسی میں بن رہا ہے لیکن سر، یہ جن Hydropowers کا میں ذکر کر رہا ہوں یہاں پہ، میں منسٹر صاحب سے اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب، یہ Approve ہوئے تھے، Starting اس کانمبر ایک یہ Hydropower Shalozan کی تھی 14 کروڑ میں، Revised estimate اس کا تھا 22 کروڑ روپے، پہلے سر، Starting اس کی ہوئی تھی 14 کروڑ اور پھر اس کا 22 کروڑ میں وہ چلا گیا Revised estimate اورپھر یہ Sadda Multipurpose Hydropower کا جو ہے سر، یہ 19 کروڑ میں شروع ہوا تھا اور سر، یہ 34 کروڑ پہ چلا گیا، پھر Malana Hydropower یہ تین کروڑ میں شروع ہوا تھا اور 12 کروڑ پہ چلا گیا سر، ابھی اس کا یہ Status ہے کہ یہ کل ملا کر 68 کروڑ روپے بنتے ہیں، FDA نے سر، اس کے لئے ایک بلین روپے، ایک بلین اور 13 کروڑ Surrender کئے تھے FDA کو لیکن سر، جب 2018 میں فاٹا کا Merger ہو گیا تو Merger میں سر، ابھی یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کیونکہ اس پراجیکٹ سے انہوں نے فٹ بال بنا لیا ہے، اس میں سر، کنٹریکٹرز نے Thirty percent سے Above کام بھی کر لیا ہے۔ سر، یہ جو پراجیکٹس ہیں، یہ سکیم پھر ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر ہو گئی FATA merger کے بعد، اس کے بعد سر، یہ سکیم انرجی اینڈ پاور کے حوالے ہو گئی ہے مگر ابھی تک یہ سکیم سر، ہوا میں ہے، اس کے اوپر Expenditure بھی ہو چکا ہے، اس کی Payment ہے وہ سر، FDA نے جو ہے وہ پراجیکٹ، سوری فنانس کو دے بھی دی ہے لیکن ابھی تک سر، اس سکیم کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اسی طرح سر، میں آنا چاہتا ہوں، ہمارے وزیرستان میں گیس کے ذخائر جو ہیں، اس کا جو سیس آتا ہے جو ہمارا اس والا ہے، یہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ والے مجھے بتائیں، اس کے بارے میں ان کی پلاننگ کیا ہے؟ کیونکہ جو لائن جا رہی ہے وہ ڈائریکٹ جا رہی ہے اپنے پنجاب کی طرف، ہمارے لوگوں کو گیس کے لئے کوئی Strategy نہیں ہے ان کی، گیس وزیر ستان میں شیوہ کے مقام پہ نکلتی ہے، لکی مروت میں سر، وہاں پہ گیس دریافت ہوئی ہے لیکن سر، پائپ لائن اس سے جا رہی ہے سیدھا پنجاب کے ساتھ پہلے وہ Connect ہو گی، ہمیں سر! اس میں کوئی سہولت نہیں دی گئی ہے، ہمیں

وہاں سے کوئی کنکشن نہیں مل رہا ہے، تو سر، یہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ سے میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ Kindly اس کے بارے میں ہمیں تھوڑا سا بریف کیا جائے کیونکہ میں نے اے ڈی پی کی کتاب، جو ہمیں یہاں پہ بجٹ پیش کیا گیا، اس میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ اتنے بڑے ذخائر دریافت ہوئے ہیں، علاقے کو آئین کے مطابق، Constitution ہمیں جو Provision دے رہا ہے کہ پہلے حق اس علاقے کا بنتا ہے، خدارا سر، میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں Floor of the House سے کہ ہمارے وزیرستان سے بلوچستان جیسا سلوک نہ کیا جائے، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ہمارے وزیرستان کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے یا جو اے ڈی پی میں میں دیکھ رہا ہوں جتنے پراجیکٹس ہمارے منظور شدہ ہیں، وہ بھی اے ڈی پی سے نکل چکے ہیں، تو سر، یہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر صاحب سے اور اپنے معزز لاء منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدارا ہمارے وزیرستان، ہمارے قبائل کے اوپر رحم کیجئے اور ان کے جو منظور شدہ فنڈز ہیں، جو منظور شدہ پراجیکٹس ہیں، وہ بھی واپس اے ڈی پی میں شامل کئے جائیں اور اس کے علاوہ جتنے بھی ہمارے فاٹا کے ملازمین ہیں جن کو پراجیکٹس میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا، ان کو پراجیکٹس سے نکالا گیا، ان کو بھی ایڈجسٹ کیا جائے۔ ہمیں منسٹر صاحب Surety دے دیں تو ہم اپنی کٹ موشن واپس لے لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ریاض خان!

<u>جناب ریاض خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میرے Colleague عدنان صاحب نے تو یہ بات کی ہے Mini Hydropower ضلع کرم کے بارے میں تو میرا ابھی یہ ڈیمانڈ ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر اس کی Surety دے دیں کہ اس کو اے ڈی پی میں دوبارہ شامل کر یں گے تو یہ بہت ضروری پراجیکٹس ہیں کیونکہ یہ FDA کے ہیں، اب پچھلے دور میں مطلب نہیں مانگے ہیں اے ڈی پی اس کی جو ہے 01ارب 13 کروڑ روپے بھی مل چکے ہیں، تو یہ ریکویسٹ ہے سر، اگر اس کو دوبارہ Add کیا جائے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ملک طارق اعوان۔

<u>ملک طارق اعوان</u>: جناب سپیکر صاحب، الحمد للہ آپ جس طریقے سے ہاؤس چلا رہے ہیں، ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں، میں یہ والی کٹ موشن اور اس کے بعد آنے والی ساری واپس لیتا ہوں، تھینک یو جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ مسز ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! پلاننگ ڈیپارٹمنٹ نے 2017 میں بی آر ٹی پراجیکٹ کی پلاننگ کی اور اس کا کنٹریکٹ کیا جس کو بار بار اس Floor پہ ہم نے یہ بات اٹھائی کہ یہ فیل ہو چکا ہے، ناقص ہے اور اس کی پلاننگ ٹھیک نہیں ہے۔ آج میں اس ایوان کے سامنے اور سنی اتحاد کے ان ممبران کے سامنے چند حقائق آگے رکھتی ہوں اور منسٹر صاحب اس کے جواب دیں۔ بی آر ٹی پشاور جو پی ٹی آئی حکومت کا ایک سفید ہاتھی پراجیکٹ ہے، ہر سال بڑھتی سبسڈی، اس کو جو سبسڈی دی جارہی ہے، وہ ہر سال بڑھتی جا رہی ہے۔ پچھلے سال یعنی 2023-24 میں 6.7 ارب کی سبسڈی دی گئی ہے جبکہ اس بجٹ میں تین ارب کی سبسڈی دی گئی ہے، مالی سال 2023-24 میں 5.6 ارب کا قرضہ موصول ہوا جس سے بی آر ٹی پراجیکٹ کے تین نا مکمل پلازے مکمل ہونے تھے، یہ رقم آٹھ ماہ سے تجارتی اکاؤنٹ میں پڑی ہے اور پی ڈی اے کو ٹرانسفر نہیں کی جا رہی ہے اور یہ حکومت کے اکاؤنٹ میں پڑی ہے اور اس سے حیات آباد جو ہے، راستے میں جو تین بڑے بڑے پلازے ہیں، ان کو مکمل نہیں کیا جا رہا تاکہ یہ بی آر ٹی کا جتنا بھی یہ خرچہ، یہ اپنے پاؤں پہ کھڑا ہو اور یہ خود کمانے لگے لیکن یہ ہر سال ان کو ہم 05 ارب،08 ارب سبسڈی دیئے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ایک مزے کی بات ہے کہ بی آر ٹی کی یہ پلاننگ جو کی گئی ہے، اس کے اس قسم کے کنٹریکٹس کئے گئے کہ ڈائیوو کے ساتھ اس کے چلانے کے لئے اور اس کی Maintenance کے لئے ہر سال 08 ارب روپے دیئے جاتے ہیں حکومت کی طرف سے، اور یہ 08 ارب صرف اس کی Maintenance کے لئے، Fuel کے لئے اور اس کو چلانے کے لئے ہیں یہ پیسے، اور بارہ سال بعد یہ 244 گاڑیاں ڈائیوو کمپنی کی ہوجائیں گی مفت میں After twelve years اور ہماری کے پی کی گورنمنٹ کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ میرا خیال ہے پانچ چھ سال تو اس میں گزر چکے ہیں، Next five years میں یہ بھی چلی جائیں گی اور ابھی تک پلازے نہیں بنے، اپنے پاؤں پہ بی آر ٹی نہیں کھڑی کہ وہ خود کمائے اور خود پہ خرچ کرے۔ تو جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب اس میں یہ بتائیں کہ یہ جو کنٹریکٹ ہوا ہے ڈائیوو کے ساتھ، اس کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور جو 5.6 ارب روپے گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں اور جس کو پی ڈی اے میں ٹرانسفر نہیں کیا جارہا، تو مہربانی کر کے اس کو پی ڈی اے کو ٹرانسفر کریں تاکہ اس کی یہ نا مکمل کام Complete ہوجائے کیونکہ اس بی آر

ٹی کا تو خٹک صاحب نے چھ مہینے میں Completion کا وعدہ کیا تھا کہ یہ چھ مہینے میں Complete ہو گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا صرف 26 کلومیٹر روڈ Complete ہوا ہے جس میں بسیں چل رہی ہیں لیکن ابھی تک اس کا کوئی بھی ٹرمینل، کوئی بھی جگہ Complete نہیں ہے، یہ چھ مہینے کی جگہ چھ سات سال گزر گئے ہیں، تو اس کی بھی Surety کرائی جائے، اس ایوان میں اس کی سپیشل کمیٹی بھی بنی ہے، اس کے ڈھیر سارے پیسے بھی بند ہیں سپیکر صاحب، گورنمنٹ سے تو نہیں ہورہا، کم سے کم آپ ایک کمیٹی ابھی سے اناؤنس کریں اور اس پہ جو پچھلی کمیٹی ہے، اگر وہ ممبران ہیں تو اس کو بھی ایک دو دفعہ تو اس پہ بیٹھ جائیں، بات تو کریں ناں کہ سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے، اس صوبے کے لئے ٹھیک نہیں ہے تو اس پہ تو بات ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: مسٹر اعجاز خان۔

جناب اعجاز محمد: جناب سپیکر صاحب! چې څنګه عدنان وزیر صاحب، ریاض بهائی وړاندې تاسو ته مطالبې کیښودې، منسټر صاحب د هغوی مطمئن کړی نو ان شاء الله مونږ به خپل کټ موشن بیا واپس واخلو جی، مهربانی جی۔

جناب سپیکر: مسٹر احسان اللہ خان۔

جناب احسان اللہ خان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سر! میرا پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے کوئسچن ہے۔ میں نے بات کی سر، جو اس حکومت کا میں بار بار شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ بڑے اچھے منصوبے رکھے ہیں بجٹ میں، لیکن اللہ کرے ان پہ کام بھی شروع ہوجائے۔ اس میں ایک ڈی آئی خان پشاور موٹروے ہے، وہ ہمارے پورے اس ریجن کو سر، Connect کر رہا ہے۔ اس میں سر، مسئلہ یہ ہے کہ اس کی جو پلاننگ کی گئی ہے یا جو اس کا Map ہے سر، اس میں اتنے Zigzag ہیں سر، اور اس میں اتنے بڑے بڑے Curves ہیں 60 کلومیٹر کے، ٹوٹل سفر تقریباً کوئی 300 کلومیٹر کے لگ بھگ ہے اور وہ سر، 360 کلومیٹر ہے، تو اس کا سر، جو Climatic impact ہے، وہ کتنا بڑا ہو گا؟ کیونکہ اس نے پھر ہمیشہ رہنا ہے، تو اس میں سر، Fuel consumption اور Carbon emission تو سر، میرا پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے یہ کوئسچن ہے کہ اگر آپ نے کسی بھی علاقے کو موٹروے دینا ہے تو ان کو Kindly آپ لنک موٹرو ےدے دیں یا روڈز دے دیں۔ اب اس موٹروے کا مقصد ہی یہی ہے کہ The shortest possible route اور خصوصاً پھر یہ

جن علاقوں سے گزر رہا ہے، وہ آج کل No go areas ہیں، وہاں پہ جو سیکورٹی کی صورتحال ہے، وہاں سے یہ بننا بھی شاید مشکل ہو اور وہاں پہ پھر سفر کرنا بھی مشکل ہو، تو اس حوالے سے اس پہ ضرور توجہ دی جائے اور اس کے Map کو ٹھیک کیا جائے، شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر! میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب Surety دے دیں۔ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ایک Attached department ہے Bureau of Statistics کا، جو ہر سال ہماری District wise جو Socio-economic indicators کی Annual report ہوتی تھی، وہ پوری بک چھاپتا تھا، وہ کتنے عرصے سے نہیں چھپی اور کیوں نہیں چھپی اور اس سال والی یا پچھلے سال والی کب تک آئے گی؟ صرف اتنا مجھے یہ بتا دیں تو میں یہ کٹ موشن ایڈوانس میں واپس لیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: جناب ارباب محمد عثمان خان، (Lapsed) محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اپنے نام کے ساتھ جس طرح نام سے ظاہر ہے پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ جناب سپیکر صاحب، میرا Simple سا کوئسچن ہے کہ پی اینڈ ڈی کسی زمانے میں بہت فعال ہوتا تھا، سارے منصوبے مطلب یہی تخلیق کرتا تھا، ابھی پی اینڈ ڈی کافی عرصے سے غیر فعال ہے، ہم بار بار یہ کہتے اور سنتے آرہے ہیں کہ وسائل کی تقسیم پسماندگی اور آبادی کی بنیاد پہ ہونی چاہیئےجناب سپیکر، یہ پی اینڈ ڈی کو تھوڑا فعال ہونا چاہیئے، ان کو اپنا کردار ادا کرناچاہیئے۔ پہلے بھی میں نے یہ بات کی تھی کہ شہروں پر آپ نے بوجھ کم کرنا ہے، کوئی بھی حکومت اس ٹائم تک ترقی نہیں کرسکتی، خوشحالی نہیں لاسکتی جب وہ اپنے شہروں کے ساتھ جو Peripheries ہیں اور حدیث بھی ہے جناب سپیکر، کہ چھوٹے شہروں کو بنائیں، تو یہاں کیا Requirements ہیں پشاور کی، شانگلہ کی کیا Requirements ہیں؟ جناب سپیکر، کم از کم ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ وہ ایسے منصوبے تخلیق کرے جو عومی رائے کی بنیاد پر ہوں، جو لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرسکیں۔ یہاں پہ ہوتا کیا ہے جناب سپیکر، سارا وہ امبریلہ کے Under آ جاتا ہے، ابھی بھی آپ کی ساری اے ڈی پی جو ہے وہ امبریلہ کے نیچے ہے، ہم بھی چاہتے ہیں جناب سپیکر، ہمیں بھی امبریلہ کے نیچے آنے دیا جائے، اگر وہ نہیں ہوسکتا کم از کم پی اینڈ ڈی کو تو فعال کریں جناب سپیکر، شکریہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب----
جناب محمد رشاد خان: اور میں جناب سپیکر، اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔
جناب سپیکر: اچھا، نہیں جلال خان رہ گئے ہیں، جلال خان۔ جناب آنریبل منسٹر فار لاء پلیز۔
جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ): جی جناب سپیکر! اچھا یہاں پہ سوالات اٹھائے گئے ہیں جناب عدنان خان صاحب کی طرف سے کہ Provincial Bureau of Statistics کا Role کیا ہے؟ تو جناب کے لئے عرض ہے کہ جناب سپیکر، یہ Collection and provision of data کرتا ہے اور آگے جاکر تو Federal Bureau of Statistics کے ساتھ یہ Share کرتا ہے، Site بھی Available تو ان کا یہی Purpose ہے اور وہ Serve کرتا ہے۔ یہاں پہ اس کے علاوہ ڈیم، کچھ Hydropower stations کی بات کی گئی اور عدنان صاحب کی طرف سے بھی اور ریاض صاحب کی طرف سے بھی یہ سوال اٹھایا گیا کہ یہ چونکہ Formally merger سے پہلے ہی FDA اس کو دیکھا کرتی تھی Fata Development Authority، تو جناب سپیکر، یہ Merger کے بعد کچھ پراجیکٹس PEDO کے ساتھ ہوئے ہیں اور کچھ پراجیکٹس ایریگیشن کے ساتھ، تو یہ دونوں ڈیپارٹمنٹس ان کو دیکھتے ہیں جو کہ Power generation related ہیں تو وہ PEDO deal کرتا ہے اور اس کے ساتھ جو Irrigation purposes کے لئے ہوتے ہیں تو وہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ Deal کرتا ہے۔ اچھا Enhancement کی با ت کی گئی جناب سپیکر، تو ظاہری بات ہے کہ درمیان میں Covid کا ایشو بھی تھا اور اس کے علاوہ Ground rate escalation تو بہت زیادہ ہو گئی تھی اور اس پہ جب ٹائم، ظاہری بات ہے کہ ایک پراجیکٹ پر ٹائم لگ جاتا ہے تو وہ سٹارٹ میں تو اندازوں کے مطابق اس کا Estimate لگایا جاتا ہے، پھر بعد میں گراؤنڈ پہ یا کوئی ایشو یا Land related issues آ جاتے ہیں یا باقی کافی ایشوز آ جاتے ہیں یا Cost escalate ہوجاتی ہے، تو اس حساب سے جناب سپیکر، پھر ظاہری بات ہے کہ پھر ایک پراجیکٹ کی Cost بڑھ جاتی ہے۔ اچھا جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ یہ Merger کے بعد جتنے بھی ہمارے Employees تھے Merged districts سے، تو یہ Even contingency پہ جو تھے، وہ تقریباً تمام کے تمام میری اطلاعات کے مطابق تمام Regularized ہوچکے ہیں اور اگر ان کے نالج میں کوئی ہیں جو کہ اس طرح کا کوئی کیس ہے تو وہ ہم Takeup کریں گے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ

تو اس کے مطابق جواب دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جنا ب سپیکر، کچھ سکیمز جو کہ ہماری ٹریژری بنچز کی طرف سے بھی کافی Reservations ہیں کہ Freeze کی گئی ہیں تو ان سب اپوزیشن اور As well as treasury کے ہمارے بھائیوں کے نالج کے لئے بات ہے کہ اس میں ہم چونکہ Throw forward بہت زیادہ تھا، تقریباً Thirteen years کا تھا، تو اس کو چیف منسٹر صاحب اور کیبنٹ اور تمام ڈیپارٹمنٹس کی Consultation سے، Deliberation سے اور Priority level سے اس میں Rationalization لائی گئی اور اگر اس کے باوجود بھی کوئی مطلب اس Decision سے Aggrieved ہے تو اس کے لئے منسٹیریل کمیٹی بنائیں گے ہم ان شاء اللہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی، جس کو ہمارے ایڈوائزر صاحب ہیڈ کریں گے یا میں یا سی ایم صاحب خود دیکھیں گے، چونکہ ان کے ساتھ پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ بھی ہے تو ان شاء اللہ اس پہ Deliberation کریں گے اور ان کے جتنے بھی Grievances ہیں، ان شاء اللہ ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ .Thank you so much, ji

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> کیا کہتے ہے کنڈی صاحب!

<u>جناب احمد کنڈی:</u> ہم تو بڑا تعاون کر رہے ہیں، ان کو یہ کہا ہے کہ یہ جو رپورٹ 2021 سے نہیں آئی اتنا بتا دیں جو کتنے سالوں تک پیش کریں گے صرف اتنا بتا دیں مطلب یہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوں گے لازمی بات ہے Bureau of Statistics والے بیٹھے ہوں گے اس پورے Data کے اوپر ہمارے صوبے کی ساری Estimation ہوتی ہے 2021 سے نہیں آئی کم از کم منسٹر صاحب تھوڑی اپنی اتھارٹی کو Exercise کریں اور ان سے پوچھیں کہ کیوں نہیں آئی اور یہ Latest report کب Submit کریں گے Just اتنی سی ہماری گزارش تھی اگر اس پہ بھی عملدرآمد یہ نہیں کرا سکتے تو پھر کہہ دیں بس ٹھیک ہے پھر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب آنریبل منسٹر۔

<u>وزیر قانون و خزانہ:</u> جی جناب سپیکر، بالکل، Sorry میں یہ Respond کرنا بھول گیا۔ احمد صاحب کی جو Query تھی تو ظاہری بات ہے اس کو ان شاء اللہ میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Take-up کر کے تو ان کو Respond کروں گا جی۔ اسی، دوسرے سوال کے ساتھ جو Formally انہوں نے اٹھایا تھا یہ NFC mechanism کے حوالے سے، Monitoring mechanism کے حوالے سے تو یہ دونوں Replies ان شاء اللہ اس کے ساتھ آجائیں گے۔ Thank you so much جی۔

جناب سپیکر: ان سب سے میں پوچھ لوں یا ثوبیہ بی بی، (مداخلت) کیا کہتے ہیں؟ عدنان خان۔
جناب عدنان خان: سر! میں نے تو ایشورنس مانگی تھی، Floor of the House پہ ایشورنس دے دیں، وہ کرم کے جو پراجیکٹس ہیں، میری اور ریاض صاحب کی جو ہے ناں اکٹھی وہ ایک گزارش تھی، تو Floor of the House ہمیں ایشورنس دے دیں تو ان شاء اللہ ہم اپنی کٹ موشن تو ویسے بھی واپس لے لیں گے، ہم ووٹنگ کے لئے نہیں جا رہے ہیں لیکن کم از کم یہ ہمیں ایشورنس بھی دے دیں۔ دوسری سر، میں نے وہ وزیرستان کی جو گیس جو وہاں پہ دریافت ہوئی ہے، اس کے بارے میں میں نے ڈیویلپمنٹ کے بارے میں پوچھنا تھا، اس کے بارے میں کوئی جواب سر، منسٹر صاحب نے نہیں دیا ہے، تو Kindly سر، اگر یہ ایشورنس ہمیں Floor of the House دے دیں تو ہم اپنی کٹ موشن واپس لے لیتے ہیں۔
وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر، جہاں تک گیس کی Exploration کی بات ہے تو چونکہ وہ Deal کرتا ہے OGDCL یا ہمارے ساتھ جو ہمارے پرائیویٹ پارٹنرز ہیں MOL وغیرہ، تو یہ پتہ کر کے چیک کر کے میں بتا دوں گا۔ چونکہ یہ Deal کرتا ہے انرجی اینڈ پاور، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے میرے خیال میں اور چونکہ میرے ڈسٹرکٹ یا میرے ڈویژن میں بھی ایک کوہاٹ ڈویژن میں تو چونکہ اس وجہ سے مجھے ان کا پتہ ہے تھوڑا بہت کہ یہ OGDCL, KPOGCL ہے لیکن وہ مطلب ہے Exploration پہ ان کا پارٹنر ضرور ہے لیکن چونکہ یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے تو اس حساب سے ہمیں پھر Royalty جو کہ صوبے کو ملتی ہے اور صوبہ پھر Concerned district کو دیتا ہے آگے جا کر اور اس کے ساتھ ساتھ CSR کی مد میں بھی Corporate Social Responsibility اور Production bonus کی مد میں بھی ملتا ہے اپنا Share اسی ڈسٹرکٹ کو، اسی Concerned tehsil کو ملتا ہے جناب سپیکر، تو اس حوالے سے بھی میں Detailed پتہ کر کے، چونکہ میرے ساتھ میرے ڈویژن سے ہٹ کے نالج نہیں ہے تو ان شاء اللہ وہ پتہ کر کے میں عدنان صاحب کو Satisfy کر دوں گا ان شاء اللہ۔
جناب سپیکر: ابھی تک آپ Satisfy نہیں ہیں احسان اللہ!
جناب احسان اللہ خان: سر! میرے سوال کا جواب نہیں ملا مجھے سر، وہ موٹروے کے حوالے سے تھا کہ آپ Kindly سر، آپ نے ان کے اوپر اتنا زیادہ بوجھ ڈال دیا ہے، ہم سب کو یہ جواب دے رہے ہیں سر، وہ میں

نے ان سے نقشے کے بارے میں پوچھا ہے کہ Kindly اس کو کیا لے کر جا رہے ہیں پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ، ادھر دوبارہ اس کو Revise کیا جائے۔

وزیر قانون و خزانہ: اچھا اس طرح ہے، احسان اللہ خان صاحب نے سوال اٹھایا کیونکہ میرے خود Reservations تھے، میرا بھی تعلق Southern districts سے ہے لیکن سی ایم صاحب سے یہ مسئلہ ہم نے اٹھایا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ اگر اس کو ابھی Revisit کرتے ہیں، Revise کرتے ہیں، Re-estimation اس کی کرتے ہیں، Realignment اس کی کرتے ہیں تو اس پہ کافی ٹائم ضائع ہو گا اور اس پہ تقریباً پھر سال سے زیادہ ضائع ہو گا، تو میرے خیال میں جو ڈیزائن ہے وہ اتنا برا بھی نہیں ہے۔

جناب احسان اللہ خان: 300 کلومیٹر کا سفر ساڑھے، 360 کلومیٹر ہو چکا ہے۔ سر، اس میں جو Carbon emission ہے، آپ کی حکومت Climate change کے اوپر کام کرتی ہے، یہ تو پھر ہمیشہ کے لئے رہنا ہے ناں، تو اگر ایک سال Delay ہو جائے گا خیر ہے لیکن اب اس کا Proper جو ہے ناں Shortest possible جو Route ہے، آپ اس پہ بنائیں، آپ Link roads دے دیں ہنگو اور دوسروں کو۔

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر! یہی میں عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ ہمارا انڈس ہائی وے جو ہے وہ Through کوہاٹ، کرک اور لکی اور پھر آگے جا کر ڈی آئی خان سے نکلتا ہے تو اس بار ہمارے ساتھ جو Parallel ہمارے ڈسٹرکٹس تھے، ہنگو اور اس کے ساتھ جو ہمارے Newly merged districts ہیں، اورکرزئی ڈسٹرکٹ، کرم ڈسٹرکٹ، تو وہ تھوڑے سے سائیڈ پہ رہ گئے تھے اور پچھلے انڈس ہائی وے سے بھی وہ کافی دور تھے، تو ان کو Facilitate کرنے کے لئے اس میں تھوڑا سا وہ Zigzag لایا گیا ہے، ضرور لایا گیا ہے اور میں ان کے ساتھ متفق ہوں، (مداخلت) بالکل میں نے بھی یہی Suggestion ان کو دی تھی کہ کوہاٹ سے ہنگو اور کرم تک آپ Proper link کر دیں، اس کو Separate link دے دیں لیکن چونکہ سی ایم صاحب کا یہ Response تھا کہ چونکہ اس پہ ابھی کام ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا سر۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ کا جو کوئسچن تھا-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو اس کا بھی جناب سپیکر صاحب، ایگریکلچر منسٹر صاحب آئے ہیں جو آئی سی ٹی کے بچوں کے، اس کے بچوں کی

وہ جو Jobs، آئی سی ٹی پراجیکٹ ہے، اس کا بیٹھا ہوا ہے، تو اس کا پلیز جواب دے دیں اور بی آر ٹی کے بارے میں جو پلاننگ کے لئے وہ ہے، وہ منسٹر صاحب جواب پلیز دیں۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے ناں، ابھی یہ چونکہ پلاننگ پہ بات ہو رہی ہے، کٹ موشن اس پہ ہے ناں، تو اس پہ بات کر لیتے ہیں، جب ایگریکلچر کی باری آئے گی تو پھر ایگریکلچر والوں سے بات کر لیں گے۔

(قطع کلامیاں)

جناب احسان اللہ خان: اس میں Mileage بڑھ جاتا ہے اور Pollution کا بھی وہ ہے۔

وزیر قانون و خزانہ: نہیں احسان صاحب، اس میں آپ سے میں متفق ہوں، چونکہ اس میں Mileage بھی بڑا بڑھ جاتا ہے، چونکہ اگر ہم Current feasibility یا Alignment میں جائیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پہ بھی تقریباً ہمارے چار پانچ ڈسٹرکٹس ہیں جو کہ اس سے فائدہ لے سکتے ہیں اور اس سے مطلب مستفید ہو رہے ہیں اور Former جو ہمارا روڈ ہے، اگر ہم اس کے ساتھ Parallel یہی موٹروے بھی لے کر جائیں تو پھر تو کوئی فائدہ نہیں ہوا جناب سپیکر، تو اس وجہ سے تھوڑا بہت اس میں Mileage زیادہ ہوا ہے ضرور، Cost بھی اس کی تھوڑی بہت زیادہ ہو جائے گی لیکن وہ علاقے جو کہ Ignore تھے یا سائیڈ پہ تھے تو At least وہ Compensate ہو جائیں گے جی۔ اچھا، اس کے علاوہ جناب سپیکر، ایگریکلچر کے حوالے سے تو میں Respond کر چکا ہوں اور ریاض صاحب کی جو Reservation تھی تو وہ ہم Ministerial Committee constitute کریں گے ان شاء اللہ اس کے بارے میں، اس کے حوالے سے جو پراجیکٹسFreeze ہوئے ہیں یا Drop کئے گئے ہیں تو چونکہ وہ Rationalization process تھا، Throw forward بہت زیادہ تھا، تیرہ سال کا تھا، تو اس کو کم کر کے چھ سال پر لے کر آئے ہیں ہمارے چیف منسٹر صاحب، تو اس حوالے سے اگر کوئی Concerned district کے ایم پی ایز کا یا ان کے حلقے کی کوئی Priority ان کی طرف سے ہے تو اس میں ضرور Deliberation ہو گی اور ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب کو Satisfy کر کے تو وہ------

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب! ایک تو منسٹر صاحب سے میں اس سکیم کی جو ہے ناں سر، اس کے اوپر ٹینڈرز بھی ہو چکے ہیں اور اس کے اوپر سر، وہ ریلیز بھی ہو چکی تھیں لیکن سر، ایک Important بات آپ کی وساطت سے اسمبلی کے باہر ملازمین، سرکاری ملازمین احتجاج پہ تھے، ان کے اوپر پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کی Shelling ہوئی ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں کیونکہ سر، وہ اپنے حق کے لئے یہاں پہ جمع ہوئے تھے اور وہ جو دس فیصد اضافہ جو تھا وہ رد کر رہے تھے اور وہ مانگ رہے تھے کہ مہنگائی Hundred percent بڑ ھ چکی ہے لیکن سر، یہ زیادتی ہمارے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں پہ باہر ہمارے سرکاری ملازمین کے ساتھ جو دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہیں سر، اس کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں اور آپ کے Chair سے سر، آپ اس کے لئے ہم سر رولنگ مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل منسٹر صاحب، یہ تو ابھی تشریف نہیں لائے، کیا وجہ ہو گی؟

وزیر قانون و خزانہ: جناب سپیکر! بالکل یہ جو ان کا وفد آیا تھا، آپ سے بھی ملا ہے ہمارے ساتھ بھی ملاقات کی اور چیف منسٹر صاحب نے اپنا جو Coordinator ہیں ہمارے ریاض صاحب، ان کو بھیجا تھا کیونکہ وہ میٹنگ میں مصروف تھے تو چونکہ ان کی کچھ مطالبات تھے وہ ہم نے نوٹ کئے اور ان کو آپ نے یہی فیصلہ کیا کہ ان کی کمیٹی بنائی جائے، اس کو Notify کیا جائے With the concerned department جن کے متعلق ان کے Reservations تھے تو وہ ہم کر رہے ہیں، وہ پراسیس جاری ہے، ان شاء اللہ میں پتہ کرا لوں گا جی۔

جناب سپیکر: نہیں، تو یہ واقعہ کیسے پیش آ گیا؟ یہ جو بتا رہے ہیں کہ ان پہ لاٹھی چارج ہوا اور ان پہ Shelling ہوئی۔

جناب عدنان خان: ابھی بات ہی نہیں ہوئی تو سر، یہ کس طرح کی حکومت ہے، کس طرح کا انصاف ہمیں مل رہا ہے؟ ہم یہاں پہ بجٹ کو ڈسکس کر رہے ہیں، بجٹ ابھی پاس بھی نہیں ہوا ہے سر، وہ مطالبات کر رہے ہیں، بے شک نہ دیں لیکن کم از کم سر، ان کے اوپر گولیاں تو نہ چلائیں، لاٹھی چارج تو نہ کریں، ان کو آنسو گیس کی Shelling تو نہ پھینکی جا ئے، یہ تو بڑی زیادتی ہے سر۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، گولیوں تک نہ جائیں ناں، آپ تو بہت آگے چلے گئے ہیں، پہلے Situation تو اسے، منسٹر صاحب کسی کو ڈائریکٹ

کریں کہ یہ Situation بتائے آپ کو، کسی اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کریں کہ وہ اسی اجلاس کی Continuity میں آپ کو ابھی Situation بتائے کہ باہر کیا Situation ہے، کیا وجہ ہوئی ہے؟ یہ ابھی تو یہ پی ڈی ایم جو پچھلا دور تھا، اس میں جو فسطائیت ہوئی تھی تو کیا وہ دہرائی جائے گی۔ (تالیاں) اس کو چیک کریں Kindly۔ یہ کٹ موشن ساروں نے واپس لے لیں اس پہ ناں جی، آپ نے نہیں لی، آپ نے بھی نہیں لی، اب باتیں تو بہت ہو گئی ہیں اس پہ، اس کو ہم ووٹنگ کر دیتے ہیں، کوئی ایسی بات نہیں۔

(شور)

جناب عدنان خان: منسٹر صاحب بات کریں پھر واپس لے لیں گے۔

جناب سپیکر: عدنان خان!----

وزیر قانون و خزانہ: سر! میں نے ان کو Ensure کرایا۔

جناب سپیکر: یہ ابھی میں نے ان کو کہا تھا کہ ہمارے اس کو بھی دیکھ لیں، اپنی سیکورٹی کو، تو یہ تو شاید کل کوئی ایسی Activity ہوئی ہو، آج تو بالکل وہ کہتے ہیں خاموش بیٹھے ہیں ابھی، یہ ابھی انہوں نے چیک کرایا ہے، ہڑتال ہے، ہمارے پاس ملے تھے، منسٹر صاحب سے بھی بات چیت ہوئی، ان کے Coordinators بھی موجود تھے، روڈ کھلا ہوا ہے سر، اور بیٹھے ہوئے ہیں، وہ، اچھی بات ہے، بہرحال ان کا جو اب دیں جی، نہیں تو اسے ووٹ پہ ڈال دوں اسے۔

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر، ان کا تو میں Already دے چکا ہوں کہ ہم Ministerial Committee بنائیں گے فنانس کے Under اور اس میں Already جو Rationalization انہوں نے کی ہے تو اس پہ Priority wise اگر کوئی ایم پی اے اس سے Aggrieved ہے تو وہ اپنا کیس پیش کرے گا اور ان شاء اللہ اس کو، میں وعدہ تو نہیں کرتا لیکن ان کو Ensure کراتا ہوں کہ یہ پراجیکٹس Restore ہوں گے جو Freeze ہوئے ہیں، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: نہیں، یہWithdraw ثوبیہ بی بی نے ابھی نہیں کی ہے، آپ نے کٹ موشن Withdraw کی اپنی؟ وزیر محترم، چونکہ انہوں نے اپنے کٹ موشن ثوبیہ بی بی نے Withdraw نہیں کی ہے، ریاض خان نے بھی نہیں کی ہے، بات آپ ابھی----

وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر، ہماری ریکویسٹ ہے ان سے، چونکہ ٹائم بہت لیٹ ہو گیا ہے، نماز کا ٹائم بھی ہے، آگے پراسیس بھی

چلانا ہے، ابھی کافی کٹ موشنز ہمارے ساتھ رہتی ہیں تو آگے بھی سلسلہ جاری رہے گا۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ ان کے سوالوں کے جواب آپ لوگ نہیں دے رہے سپیکر، کل میں نے آپ سے دیر کے بارے میں پوچھا تھا، موٹروے کے بارے میں کہ اس کا کیا بنا ہے؟ وہ آپ لوگ دوبارہ کریں گے کہ نہیں؟ جو پچھلے سال آپ لوگوں نے جو بجٹ میں 32 ملین دیئے تھے، وہ ٹھیک تھا کہ نہیں، ابھی دوبارہ اس کو پیش کریں گے؟ اس کا جواب آپ نے سر، کل نہیں دیا۔ آج ابھی میں نے بی آر ٹی کے بارے میں آپ سے پوچھا ہے کہ 5.6 ارب روپے حکومت کے خزانے میں پڑے ہیں جو آپ لوگوں نے پی ڈی اے کو نہیں دیئے اور اس پہ آٹھ مہینے سے تین جو پلازے ہیں، اس پہ کام نہیں ہو رہا، اس کا جواب دے دیں۔ ڈائیوو کے ساتھ جو کنٹریکٹ ہوا ہے کہ بارہ سال بعد یہ 244 گاڑیاں ڈائیوو کی ہو جائیں گی اور ہر سال آپ ان کو 5.6 اور 8 ارب اور یہ سبسڈی ان کو خرچے کے لئے بھی دے رہے ہیں، تو اس کا جواب کہ یہ کونسی پلاننگ تھی؟ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھ رہے ہیں، اگر جواب آپ لوگوں کے پاس نہیں ہے تو ایک دفعہ مان لیں کہ بی آر ٹی کا جو پراجیکٹ آپ لوگوں کا ہے، یہ ایک ناکام ہے، یہ آپ لوگوں کا ناکام پراجیکٹ ہے، جو چھ مہینوں کا وعدہ کر کے چھ سال میں بھی مکمل نہیں ہو سکا، ابھی تک اس کے پلازے مکمل نہیں ہیں اور اس کے اوپر جو آپ لوگوں نے قرضہ لیا ہے، وہ بینک میں پڑا ہے، تو اس کے ساتھ ہی میں اپنی یہ کٹ موشن لے لیتی ہوں کہ بس آپ یہ Accept کریں کہ بی آر ٹی کا پراجیکٹ ناکام ہے۔
وزیر قانون و خزانہ: جی جناب سپیکر، بی آر ٹی کا پراجیکٹ تو غریب لوگوں کا پراجیکٹ ہے اور الحمد للہ اگر، تھوڑا بہت اس کو میں نے جس طرح کل بھی کہا تھا کہ Subsidized کرتے ہیں تو Last time, last financial year میں Five billion تھا تو اس فنانس بل میں وہ تقریباً Three billion ہے اور میرے خیال میں یہ اتنا بہت نہیں ہے اور یہ Future میں جا کر تو اس کے جوIncomplete projects ہیں Incomplete part ہے تو اگر Complete ہو جائے گا تو یہ Self-sustainable ہو جائے گا، اس کے لئے کسی سبسڈی کی ضرورت نہیں ہو گی اور رہی بات اس کی ناکامی یا کامیابی کی، تو جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ تو ہمارا Provincial capital ہے، اس سے زیادہ حق بنتا ہے ہمارے Provincial capital کا کہ ہم اس پہ Invest کریں اور اس کے ساتھ ساتھ بی آر ٹی ایک خوبصورتی

ہے ہمارے پشاور کی، ہمارے Provincial capital کی اور غریب لوگوں کی، ایک سرے سے دوسرے تک، میں نے آپ کو جناب سپیکر، Last financial bill کے دوران بھی یہی کہا تھا کہ چونکہ ہم بھی مڈل کلاس سے تعلق رکھتے ہیں تو ہم جب یونیورسٹی سے کوہاٹ اڈہ سے یونیورسٹی جاتے ہوتے تھے تو تقریباً ہمارا یہ پرانی بسوں میں ڈیڑھ گھنٹہ لگتا تھا، تو آج پشاور کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک بندہ اور وہ بھی اے سی میں بیٹھ کر، تو ایک سرے سے دوسرے سرے تک وہ صرف اور صرف بیس منٹ میں پہنچ جاتا ہے، حیات آباد کے اس سرے تک یا کارخانوں تک، تو یہ بہت بڑی Contribution ہے اور میرے خیال میں پشاور کا اس سے زیادہ حق بنتا ہے ہمارے اوپر، بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ثوبیہ بی بی! کٹ موشن آپ کی واپس ہو گئی؟

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سر! آپ نے بات مان لی ہے کہ ناکام ہے تو بس ہو گیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا آپ نے یہ بات مانی ہے ان کی۔

(ہنسی)

<u>Mr. Speaker:</u> Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 04; therefore, the question before the House is that Demand No. 04 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Demand No. 04 is granted.

نماز کے لئے ایک وقفہ لے لیتے ہیں جی، تو پھر اس کے بعد پندرہ سے بیس منٹ بعد حاضر ہو جاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب ابھی Available نہیں ہیں-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، اس نے مجھے کہا ہے، دو چار منٹ میں وہ آتے ہیں، ان کے ساتھ کوئی بات کر رہے ہیں۔ کوئی اور پیش کر دیں، اس کو دے دیں۔ نذیر عباسی صاحب! آپ پیش کرتے ہیں، منسٹر صاحب آتے ہیں دو منٹ میں تو Demands for grant آپ پیش کر دیں جب تک-----

<u>جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال و املاک)</u>: کونسی والی، کونسی والی ہے سر؟

Mr. Speaker: Demand No. 05, Information Technology.
Mr. Nazir Ahmad Abbassi: Demand No. 05.
Mr. Speaker: Minister for Revenue and Estate, to please move Demand No. 05.

وزیر مال و املاک: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کو ایک ایسی رقم جو مبلغ----

جناب سپیکر: انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جی، صوبائی اسمبلی نہیں، Demand No. 05.

وزیر مال و املاک: Sir, 05- سر، ٹھیک ہے سر، یہی ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر مال و املاک: سر! یہی ہے۔

جناب سپیکر: یہی ہے، Demand No. 05-

وزیر مال و املاک: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کو ایسی رقم جو-----

جناب سپیکر: صوبائی حکومت کو۔

وزیر مال و املاک: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 65 کروڑ 50 لاکھ 48 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون تک ختم ہونے والے سال کے دوران سائنس ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

جناب سپیکر: Figure آپ نے ٹھیک نہیں پڑھا جناب عباسی صاحب، عباسی صاحب کا مائیک On کر دیں بھائی۔

وزیر مال و املاک: سر! ایک ارب، Sorry اصل میں یہ میری تھی نہیں اور مجھے اس کا پتہ بھی نہیں کہ Five کدھر گئی ہے، Five کدھر ہے، یہ ہے ناں، جی ہاں جی،01 ارب 65 کروڑ 49 لاکھ 48 ہزار روپے----

جناب سپیکر: 38 ہزار۔

وزیر مال و املاک: 38 ہزار، Sorry 38 ہزار۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 65 crore 49 lac 38 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025, in respect of Science Technology and Information Technology.

Cut motions: Malik Tariq Awan. Not present, lapsed.

یہ Withdraw کر لی تھی ناں، ہاں آج انہوں نے Withdraw کر دی ہیں۔

Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 05.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker;</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Rehana Ismail (not present), lapsed. Mr. Sajjad Ullah, MPA, (not present), lapsed. Mr. Ijaz Muhammad, MPA, to please move his cut motion, (not present), lapsed. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 05, (not present), lapsed. Ms. Sobia Shahid, MPA.

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی یہ 2013 سے آرہی ہے جس میں سے Right to Information تھا، E-FIR، لیکن اس کی ناقص کارکردگی ہے اور اس سے کوئی ریزلٹ نہیں ہے، Even کہ یہ جو ہمارا ایم پی ایز ہاسٹل ہے جناب سپیکر صاحب، کم سے کم یہ انفارمیشن والے یہ انفارمیشن تو دے دیتے کہ ہمارے منسٹروں کے ساتھ جو ہے، ان کی دو لاکھ ساٹھ ہزار تنخواہیں بھی ہیں، گھر بھی ان کو دیئے ہیں، کرائے کے لئے دو لاکھ ساٹھ اور پھر بھی ایم پی ایز ہاسٹل میں ان کے اپنے بھتیجوں کے لئے، بھائیوں کے لئے دس دس کمرے سب منسٹروں نے بک کرائے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، اگر یہ ہمارے اور ایم پی ایز ممبران ہیں جو زیادہ تر سنی اتحاد کے ممبرز ہیں اور ہمارے بھی یہ ایم پی ایز ہیں، ان کو کمرے Provide نہیں کر رہے ہیں اور منسٹروں نے پورے ایم پی ایز ہاسٹل کو بک کرایا ہے۔ اگر انفارمیشن والے یہ انفارمیشن سر، آپ کو پہنچایا کریں تو یہ بھی بہت بڑا کام ہے۔ ہم نے یہ Last ten years میں دو Tenures میں ان کا کوئی کام نہیں دیکھا، نہ E-FIR میں، یہ ناکام ہو چکے ہیں۔ سر، Right to Information----

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل ایم پی اے صاحبہ، یہ ایم پی ایز ہاسٹل کا Matter ہے، یہ آپ ڈسکس نہیں کر سکتیں، یہ اسمبلی سے Related matter ہے، اگر آپ کی اس ضمن میں کوئی Queries ہوئیں تو ہماری ہاؤس اینڈ لائبریری کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کو Refer کر دوں گا تو وہاں آپ کو پھر Invite بھی کر دیں گے، اگر آپ اس کی ممبر نہ ہوئیں اور اگر ممبر ہوئیں تو پھر آپ ادھر ہوں گی تو پھر اس کو اس طرح دیکھ لیں گے، اس کے علاوہ کوئی بات ہے تو؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: کٹ موشن واپس لیتی ہوں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 05; therefore, the question before the House is that Demand No. 05 may be granted? Those who are in favour of it say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

میں ایم این اے جناب مولانا سید نسیم علی شاہ صاحب کو جو بنوں سے ایم این اے ہیں، ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Demand No. 06, 'Revenue and Estate': The Minister for Revenue and Estate, to please move his Demand No. 06. The honourable Minister for Revenue and Estate, please.

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال و املاک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 25 کروڑ 66 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 billion 25 crore 66 lac 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025, in respect of Revenue and Estate.

Cut motions on Demand No. 06: Mr. Adnan Khan, MPA.

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب! میں بیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker; The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Mr. Riaz Khan, MPA, to move his cut motion on Demand No. 06.

جناب ریاض خان: جناب سپیکر! میں دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker; The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

ملک طارق اعوان صاحب نے ساری Withdraw کر لی ہیں۔

Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 06.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر، میں یہ اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں کیونکہ ہمارے منسٹر صاحب نے 6.5 جو ٹیکس تھا پراپرٹی پہ، اس کی جگہ وہ 3.5 اس نے کیا ہوا ہے، اس لئے میں اپنی یہ واپس لیتی ہوں اور اس پہ ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 06, (not present), lapsed. Mr. Ijaz Muhammad, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 06, (not present), lapsed. Mr. Ihsan Ullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 06.

جناب احسان اللہ خان: سر! میں پینتالیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty five only. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 06.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move a cut motion of rupees thirty five only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty five only. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his cut motion, (not present), lapsed. Mr. Muhammad Rashad Khan, MPA, to please move his cut motion, (not present), lapsed. Mr. Muhammad Anwar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 06, (not present), lapsed. Mr. Makhdoom Zada Aftab Haider, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 06, (not present), lapsed. Mr. Adnan Khan, MPA.

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کی توجہ اس ایوان کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ پہلے تو ہمارے منسٹرز صاحبان جو ہیں ناں اس کو Serious نہیں لے رہے، ہماری اسمبلی کا جو بزنس جو ابھی چل رہا ہے سر، گنے چنے میں دیکھ رہا ہوں، صرف ہمارے دو تین منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں اور صرف ہمارے آفتاب عالم خان صاحب پورے صوبے کو چلا رہے ہیں، تو پھر تو میں کہتا ہوں، آفتاب عالم خان صاحب کو پورا صوبہ دے دیں، باقی پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں؟ سیکرٹریز کو بھی سر، میں

Identify کر رہا ہوں، یہ دیکھ لیں سر، گیلریز خالی پڑی ہوئی ہیں، تو سر! ہم صرف یہ کرسیوں کے لئے بول رہے ہیں سر، یہ تو ہمارے ایوان کی بےتوقیری ہورہی ہے، Sorry to say, Sir, میں تو سر، پھر احتجاجاً اس ایوان سے پھر واک آؤٹ کر جاؤں گا کیونکہ اس ایوا ن کے بزنس کو کوئی Serious ہی نہیں لیتا ہے، نہ حکومت کی بنچز Serious لے رہی ہیں، نہ ہمارے سیکرٹری صاحبان اس کو Serious لے رہے ہیں۔ سر، یہ کس طرح کا ایوان ہے؟ سر، اس طرح تو ایوان نہیں چلے گا سر۔ سر، یہ آپ کی رولنگ اس کے بارے میں مجھے چاہیئے سر، آپ کی رولنگ متبرک ہے کیونکہ سر، آپ جب موجود ہوتے ہیں، ہم موجود ہوتے ہیں تو وہ ان کی کیا جلدی ہے کہ وہ نہیں آتے ہیں، ان کے کیا معاملات ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل منسٹر لاء! آپ کیا کہتے ہیں اس پہ؟

<u>جناب عدنان خان</u>: کدھر کیبنٹ بیٹھی ہوئی ہے؟ منسٹر صاحب! آپ دیکھ لیں، یہ کیبنٹ ہے---

(شور)

(تالیاں)

<u>جناب عدنان خان</u>: آپ کی کیبنٹ سے تو ہم زیادہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ دیکھ لیں، اپوزیشن والے زیادہ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ گورنمنٹ کی بنچز دیکھ لیں سر، یہ ان کی Seriousness ہے سر، اس طرح اسمبلی چلتی ہے؟ سر! آپ کی رولنگ مجھے چاہیئے اس کے اوپر-----

<u>جناب سپیکر</u>: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں آپ----

<u>جناب عدنان خان</u>: سر! سب کی حاضری یقینی بنائیں، چاہے سیکرٹریز صاحبان ہیں، چاہے ہمارے منسٹرز صاحبان ہیں، سب کی حاضری یقینی بنائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل منسٹر! بالکل یہ ٹھیک بات ہے اور یہ سمجھ کی بات ہے، اس وقت بجٹ پیش ہورہا ہے، پورے صوبے کا، اگلے سال کے آپ فیصلے کر رہے ہیں، آپ کی حکومت کی کلیتاً اس میں دلچسپی ہونی چاہیئے، ان کے ممبران بھی پورے ہونے چاہئیں، ان کے وزراء صاحبان بھی پورے ہونے چاہئیں، ان کے سیکرٹریز صاحبان بھی پورے ہونے چاہئیں۔ سیکرٹریز صاحبان اور ان کا متعلقہ عملہ اگر اس موقع پہ بھی ان کی Presence اس ایوان میں پوری نہیں ہے، تو یہ لمحہ فکریہ ہے۔ (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! میں یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ آئندہ جو کل ہمارا اجلاس ہے، اگراس میں یہ سیکر ٹری صاحبان جس محکمے کے Present نہ ہوں، اس کی میں Demands for

grant نہیں لوں گا، یہ تو گپ انہوں نے بنائی ہوئی ہے۔ (تالیاں) دیکھیں، مجھے اگر ایڈیشنل سیکرٹری تک ضرور ہمارے رولز میں ہیں مگر وہ نارمل حالات کے لئے ہیں، یہ آپ بجٹ پیش کر رہے ہیں یہاں پہ، یہاں سیکرٹریز بھی ہونے چاہئیں، ایڈیشنل سیکرٹریز بھی ہونے چاہئیں اور سیکرٹری صاحب اگر کسی وجوہ کی بنیاد پہ نہیں آسکتے تو اس کی اسمبلی کو کوئی تحریری Application بھیج دیا کریں مگر Make it sure کہ کل آپ مجھے اجلاس شروع کرنے سے پہلے ان کی حاضری بتائیں گے، اگر ان کی حاضری ٹھیک نہیں ہو گی تو پھر میں اجلاس نہیں لوں گا۔ (تالیاں) ٹھیک ہے جی، آپ مطمئن ہیں عدنان خان؟ ایسا نہ ہو نا یہ حکومت والے مجھے اپوزیشن کا "سپیکر" Declare کردیں، بس گزاراہ کریں۔

(قہقہے)

<u>جناب عدنان خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ سر! یہ ریونیو اینڈ اسٹیٹ کی جو کٹ موشن ہے سر، میں تو منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ سر، جو اچھی باتیں ہوتی ہیں ان کو Endorse کریں گے۔ جو انہوں نے پراپر ٹی ٹیکس میں سر، وہ جو کمی کی ہے تو میں اس کو سلام پیش کرتا ہوں لیکن ایک دوسری Suggestion سر، دے رہا ہوں، یہ دے رہا ہوں کہ ہمارے علاقے میں پٹواریوں کے جتنے بھی علاقے ہیں، چاہے وہ پشاور ہے، چاہے وہ ایبٹ آباد ہے، چاہے وہ بنوں ہے، چاہے جو بھی علاقہ ہے، وہاں پہ پٹواریوں کی اپنی من مانیاں ہیں، انہوں نے اپنے بنگلے رکھے ہوئے ہیں اور ایک ایک پوسٹ کے اوپر پوری زندگی ریٹائرڈ ہوجاتے ہیں، وہ پوسٹ نہیں چھوڑتے ہیں۔ سر، میری ریونیو اینڈ اسٹیٹ منسٹر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ خدارا ان کی اجارہ داری کو ختم کیا جائے کیونکہ جب ان کی اجارہ داری ہوتی ہے تو سر، اس میں قبیلوں کے درمیان دشمنیاں ہوتی ہیں اور وہ جو فرد ہیں، جو انتقالات ہیں، اس کو جو ہے وہ غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ دوسری سر، میری یہ ریکویسٹ ہے ابھی حالیہ بارشوں سے جس میں ژالہ باری ہوئی تھی، علاقے میں گندم کی فصل کو کافی نقصان پہنچا ہے، اس کے بارے میں میری ریونیو اینڈ اسٹیٹ منسٹر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کا جو تخمینہ انہوں نے اگر کچھ لگایا ہےتو خدارا ان غریب کاشتکاروں کا کوئی بندوبست کرلیں، ان کا جتنا نقصان اس ژالہ باری کی وجہ سے ہوا ہے تاکہ وہ ہمارے غریب کاشتکار جو ہیں ان کو اس کا معاوضہ مل جائے، بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: ریاض خان، ایم پی اے۔
جناب ریاض خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں اس ایوان کی توجہ کرم کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، میرے علاقے میں کرم میں سب سے بہترین Soap stone جو سارے ایشیاء میں بہترین Soap stone ہے-----
جناب سپیکر: ریونیو پہ ہے، ریونیو پہ ہے، ریاض خان-----
جناب ریاض خان: تو سر! ریونیو کی بات کر رہا ہوں۔
جناب سپیکر: اچھا، ریونیو اینڈ اسٹیٹ پہ ہے یہ-----
Mr. Riaz Khan: Sorry, Sir.
جناب سپیکر: اچھا، ریونیو اینڈ اسٹیٹ پہ ہے یہ ڈیمانڈ جو ہے، آپ Mines پہ چلے گئے ہیں۔
جناب ریاض خان: چلو ٹھیک ہے، میں واپس لیتا ہوں بس۔
جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔
جناب احمد کنڈی :شکریہ سر، جس طرح میرے باقی Colleagues نے بات کی ہے، عباسی صاحب کو اور پوری کیبنٹ کو اس بات پہ ہم Appreciate کرتے ہیں کہ جو Real estate میں جو ٹیکسز پراونشل گورنمنٹ کے تھے جو انہوں نےکم کئے ہیں، وہ ایک اچھا اقدام ہے کیونکہ جب سے یہ ٹیکسز بڑھے ہیں تو لوگوں کا تو خیال یہ ہوتا ہے کہ ٹیکسز بڑھانے سے شاید بزنس بڑھے گا یا پیسے کی Collection زیادہ ہو گی لیکن وہ بہت کم ہو گئی تھی، اب میرے خیال میں وہ دوبارہ آجائے گی۔ اور میں صرف ایڈوانس میں کٹ موشن واپس بھی لیتا ہوں اور عباسی صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو Online system تھا ہمارے Settlement کا اور یہ پٹواریوں نے اور تحصیلداروں نے اور ریونیو سٹاف نے تقریباً یہ ہم پچھلے دو گورنمنٹ سے سن رہے ہیں جو یہ کرنے جا رہے ہیں، انقلابی کام لیکن ابھی تک ہو نہیں رہا، ہمارے تمام جتنے بھی موضع جات ہیں، وہ تمام بند پڑے ہوئے ہیں، فرد مل نہیں رہے لوگوں کو اور اسی بہانے پہ بھئی جو وہاں پر Online system چل رہا ہے تو اس پہ اگر تھوڑی سی روشنی ڈال دیں تاکہ ہم اس پہ ذرا Update ہو جائیں گے اور باقی Colleagues بھی بات کریں گے اس پہ، شکریہ۔
Mr. Speaker: Honourable Minister for Revenue and Estate.
جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال و املاک): جی، میں شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کا کہ آپ نے اپنی کٹ موشن واپس لے لی۔ پہلی بات جو ریاض خان صاحب نے کی تھی کہ پٹواریوں کا تو بالکل ٹھیک ہے ان کی،

انہوں نے ٹھیک نشاندہی کی ہے، اب ہم ایک Mechanism بنا رہے ہیں جس میں یہ من پسند چیزیں نہیں ہوں گی بلکہ پورا ایک Mechanism ہو گا جس کے Through postings / transfers ہوں گے اور چیزوں کو بہتر کر رہے ہیں۔ دوسری چیز جو آپ نے Computerization کے لئے بات کی ہے، تو فیز ون ان شاء اللہ اگلے ایک دو ماہ میں Complete ہو جائے گا، کچھ جگہوں پہ ہمیں مشکلات بھی تھیں اور فیز ٹو کا بھی ہم نے ٹارگٹ دسمبر تک رکھا ہوا ہے کہ ان شاء اللہ وہ Complete ہو، تو آپ جلدی دیکھیں گے کہ ہم ان چیزوں میں بہتری لا رہے ہیں۔ آپ کی جو بھی اچھی تجاویز ہوں گی، وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان کو بالکل پورے خوشدلی سے قبول بھی کریں گے اور ان تجاویز پہ عمل بھی ہو گا، چونکہ یہ کسی ایک فرد کا یا کسی ایک کا نہیں ہے، بلکہ یہ صوبے کا معاملہ ہے، میں دوبارہ آپ کا شکریہ بھی ادا کروں گا لیکن ساتھ ساتھ میں یہ کہتا ہوں کہ جیسے CCI میں ہم اپنا کیس، پہلے بھی ہم نے اس کو کیا ہوا ہے اور آئندہ بھی ضرور کریں گے لیکن آپ اس میں بہت اچھے Facilitator ہو سکتے ہیں کہ اپنے صوبے کے حق کے لئے چونکہ آپ لوگوں کی حکومت ہے وہاں پہ، تو ہمیں یہ مدد کریں تاکہ یہ جو ہم نے ٹیکس کم کیا ہے جس سے ریونیو بڑھے گا، اس ٹیکس کا جو فیڈرل گورنمنٹ ایف بی آر نے لگایا ہوا ہے، اس ٹیکس کی وجہ سے اس وقت جو ہمارا ٹارگٹ تھا ریونیو کا، اس سے بہت کم ہے، ہم بہت پیچھے ہیں، تو یہ اس صوبے کا Loss ہے اور صوبے کا Loss ہم سب کا Loss ہے، تو آپ کی اچھی تجاویز جنہوں نے واپس کیں کٹ موشنز، بہت شکریہ جی آپ تمام کا۔

Mr. Speaker: Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions and Demand No. 06, therefore, the question before the House is that Demand No. 06 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 06 is granted.

(Interruption)

جناب سپیکر: آگے میں لے آئیں، یہ پھر موٹروے پہ چلا جائے گا۔

Demand No. 07, Excise & Taxation: Minister for Excise & Taxation, to please move his Demand No. 07, Minister for Excise & Taxation, please.

جناب خلیق الرحمان (وزیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کی صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 01 ارب 67 کروڑ 30 لاکھ 58 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2025 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion 67 crore 30 lac 58 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2025, in respect of Excise, Taxation & Narcotics Control.

Cut motions on Demand No. 07: Mr. Adnan Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 07.

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، میں پچاس روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Fifty. The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only.

طارق اعوان صاحب نے تو،

Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 07. Ms. Sobia Shahid, MPA, please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ خلیق صاحب جو ہیں میرے بھائی ہیں Last two tenures سے، تو اس کی وجہ سے میں یہ کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Ihsanullah Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 07. Mr. Ihsanullah Khan, MPA, please.

جناب احسان اللہ خان: سر! میں Fifty five rupees کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty five only. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 07.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move a cut motion of rupees forty five.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty five only. Arbab Muhammad Usman Khan, (not present), lapsed. Muhammad Rashad Khan, (not present), lapsed. Mr. Jalal Khan, (not present) lasped. Adnan Khan.

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر، منسٹر صاحب تو بڑے Nice بندے ہیں، اس کو تو میں زیادہ نہیں چھیڑوں گا لیکن ایک دو کوئسچنز ان سے کرنے ہیں میں نے، وہ یہ ہے کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اینڈ نارکاٹیکس کنٹرول کی تو میں پرفارمنس کی بات کروں گا۔ ابھی میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زیادہ تر جو توجہ ابھی وہ چل رہی ہے، وہ ان کی نارکاٹیکس کے اوپر چل رہی ہے، تو نارکاٹیکس کی مد میں انہوں نے اس صوبے کو کتنا وہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ جو نارکاٹیکس کے اوپر کنٹرول کتنا انہوں نے کیا ہوا ہے؟ کیونکہ ہماری یونیورسٹیاں جو ہیں، ہمارے جو تعلیمی ادارے ہیں، وہ آئس اور اس کے چرچے ہو رہے ہیں، اخباروں میں آرہے ہیں، لوگ پریشان ہیں، والدین پریشان ہیں، ہمارے جتنے بھی تعلیمی ادارے ہیں، ان میں جو نشے کا رجحان بہت زیادہ ہو گیا ہے سر، تو اس کے لئے میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس نے اس کے سد باب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ کیونکہ اس کے اوپر ہمارے جو مقررین ہیں، وہ لیکچرز بھی دیتے ہیں، یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں، ہماری یہ جو درسگاہیں ہیں، ان کو ہم کس طرح منشیات سے پاک کریں گے اور ہم نے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ دوسرا، ہمارے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا جو ریونیو ہے، اس کے اوپر ہماری توجہ تھوڑی کم ہوئی ہے، تو اس میں میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ بتا دیں کہ اس میں ہماری کمی کیوں آرہی ہے؟ لیکن Main جو وہ ہے وہ نار کاٹیکس کے بارے میں ہے کہ نارکاٹیکس کو یہ اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدام ہوئے ہیں؟

Mr. Speaker: Janab honourable Minister for Excise and-----

(Interruption)

جناب سپیکر: اچھا، پھر بھول جاتاہے، نہیں پہلے تو پھر احمد کنڈی صاحب ہیں۔

جناب احمد کنڈی: پہلے احسان ہے۔

جناب سپیکر: اس کا نام کہیں Appear نہیں ہورہا۔

Mr. Ahmad Kundi: Sequence wise.

جناب سپیکر: جناب،-----

جناب احسان اللہ خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ سے بھول جاتا ہوں بار بار۔ جناب سپیکر، میں نارکاٹیکس کنٹرول کے اوپر بات کرنا چاہوں گا۔ میرے بڑے ضروری پوائنٹس تھے ریونیو کے حوالے سے، چلو وہ تو واپس ہو گئی، اگر میں اس پہ ایک لائن اگر کہوں، ایک Suggestion تھی----

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کے جو وزیر صاحب ادھر سے اٹھ گئے ہیں، پھر کسی ٹائم ان کے ساتھ کل آپ اس سے اجلاس سے پہلے بیٹھ جائیں۔
جناب احسان اللہ خان: ٹھیک ہے سر، ایک Suggestion تھی چھوٹی سی، Land rates کے حوالے سے سر، جو سرکاری ہمارے ریٹس وہاں پہ لگائے جاتے ہیں Land کے، اس کی Market value میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے اور ان Land rates کو زیادہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ تاکہ ہمارے ٹیکسز بڑھیں، تو سر، اس کی Market value کچھ ہوتی ہے، جتنے کی زمین خرید رہے ہوتے ہیں وہ اتنا ہی ٹیکس دینا پڑتا ہے، اس کی مارکیٹ، سرکاری Value کی وجہ سے، تو Kindly اس کا جو Mechanism ہے، اس کو Market value کے ساتھ اس کو مطلب Reconcile کیا جائے، میرا یہ-----
جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ بڑا Valid point ہے، یہاں KP کے لوگوں کا اس بات پہ بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے----
جناب احسان اللہ خان: جی۔
جناب سپیکر: Land owners کا جن سے مختلف مدوں میں زمین جا رہی ہے، بڑا Valid point ہے، اس کو ڈسکس کر لیں گے----
(مداخلت)
جناب سپیکر: نہیں، تو پھر اس کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں گے۔
جناب احسان اللہ خان: جی سر! اور سر، نارکاٹیکس کنٹرول کے اوپر میں بات کرنا چاہوں گا۔ سر، ویسے تو ہمارا پورا صوبہ دہشتگردی کا شکار ہے لیکن میں اپنے علاقے کی بات کروں گا۔ تحصیل کلاچی اس وقت Highlighted ہے، تحصیل درابن، درازندہ سر، وہاں پہ دہشتگردی کا یہ عالم ہے کہ آئے روز کوئی اگر ان کے خلاف بات کرتا ہے تو سر، کسی کی بس جلا دی جاتی ہے، کسی کے گھر میں دھماکہ کر دیا جاتا ہے اور سر، وہاں پہ No go area ہے، میں Being representative اپنے علاقے میں نہیں جا سکتا ہوں سر، اور وہاں پہ جانا ایسے ہے جیسے خودکشی کے مترادف ہےسر۔ تو سر، ہم اس کی Root cause کو اگر سسجھیں تو ہمارے لوکل لوگوں میں سے ہی اگر ان کے ساتھ کچھ لوگ جاتے ہیں تو وہ کیوں جاتے ہیں سر؟ تو اس کی میرے خیال سے سر، بڑی وجہ نارکاٹیکس ہے سر، وہاں پہ منشیات کا کھلے عام استعمال، اس کی خرید و فروخت اور اس کی روک تھام کے لئے کسی Proper mechanism کا نہ ہونا سر، یہ اس کی ایک بڑی Root cause ہے۔ ویسے تو اس کی بہت ساری Root causes ہیں لیکن سر، یہ ایک بڑی Root cause ہے اور اس

کی روک تھام کے لئے مجھے نہیں لگتا، وہاں کے تھانے مجھے تو لگتا ہے وہ Facilitators ہیں سر، کیونکہ وہ ان کو بھی راضی کرتے ہیں تھانوں کو جو وہاں پہ جو Sellers ہیں سر، اس کی وجہ سے ہمارے بہت سے نوجوان سر، چونکہ وہ اس لت پہ لگ جاتے ہیں اور پھر ان کو ظاہر ہے Easily یہ چیز Available نہیں ہوتی تو وہ اس لئے اسی طرف چلے جاتے ہیں کہ جس سے ہمارے پورے ملک کا نقصان ہو رہا ہے۔ تو سر، میری Kindly یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ہمارے علاقے میں Rehab centres بھی قائم کئے جائیں اور سر، وہاں پہ اس کی جو خرید و فروخت ہے، آئس جیسا ایک نشہ اور مختلف نشے ہیں سر، اگر اس کو کنٹرول کر لیا تو بہت حد تک دہشتگردی بھی کنٹرول ہو گی، شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر! میں بس دو تجاویز، ایڈوانس میں کٹ موشن میں واپس لیتا ہوں، خلیق صاحب ہمارے محترم ہیں اور کافی Experienced اور Seasoned politicianاور بڑی Commitment سے اپنا کام کرتے ہیں۔ دو تین تجاویز ہیں میری ایکسائز کے حوالے سے۔ نمبر ایک تو سپیکر صاحب، اس صوبے کو ہماری Collection میں ایک بہت بڑا Gap آتا ہے، جب یہ Cantonment areas جو ہیں، ان کے اوپر ایک خصوصی ٹیکس ہے جو کہ انہوں نے جب Mutation وغیرہ ہوتی ہے یا GLR (General Land Register) ہوتا ہے تو وہ ایکسائز کو جمع کریں گے جو کہ کئی سالوں سے Liabilities ہماری پڑی ہوئی ہیں، میری تجویز ہو گی خلیق صاحب سے کہ وہ اس Liability کو حاصل کرنے کے لئے Correspondence کریں اور اس پہ سختی سے عملدرآمد کریں کیونکہ پچھلے سالوں میں بھی ہم ان کو یہ گزارش کرتے رہے لیکن اس پہ عملدرآمد نہیں ہوا۔ دوسری چیز جو ہے وہ ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس ہے، تو ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس میں مختلف Varieties ہیں ٹوبیکو کی، جس کے اوپر ہم فی کلوگرام ایک سیس ٹیکس لگاتے ہیں جس طرح ورجینیا پہ چھ روپے ہیں اور وائٹ پتا پہ تین روپے اور نسوار کے اوپر ڈھائی روپے Per Kg ہمارا ٹیکس آتاہے، ایکسائز والے لیتے ہیں۔ ایک تو میں کہتا ہوں یہ Grower کے اوپر لگتا ہے اور مل والے، Manufacturer کے اوپر بھی لگتا ہے، Grower کے اوپر پریشر نہ آئے کیونکہ یہ اب فنانس بل میں پراونشل ایکسائز ڈیوٹی لگانے جا رہے ہیں، اگر یہ Manufacturer پہ لگانا چاہتے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن اگر یہ Grower کو چھیڑیں گے تو پھر اس میں ہم ان کا ساتھ نہیں دیں گے

کیونکہ Tobacco grower جو ہے وہ پہلے ہی پس چکا ہے اور میں آپ کی صرف اس ہاؤس کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹوبیکو کی بنیاد پہ اس ملک میں کم از کم ڈھائی سو ارب روپے Collect ہوتے ہیں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں، اور سیلز ٹیکس کی مد میں اور Ninety percent جو ٹوبیکو ہے، جو باہر ہم ایکسپورٹ کرتے ہیں وہ خیبر پختونخوا سے جاتا ہے، تو میری گزارش یہ ہو گی کہ آفتاب عالم صاحب پہلے ایک بات کر رہے تھے، جو ہم فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کو نیچے لائیں گے That is not constitutionally possible، ہمیں ٹوبیکو کو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے نیچے لانا ہے، That is also the mandate of the CCI اور اس کے اوپر ہمیں Proper ایک ورکنگ اور سٹینڈنگ کمیٹی میں بیٹھ کر یا کوئی سلیکٹ کمیٹی میں بیٹھ کر، کیونکہ یہ جنرل فضل حق صاحب کے دور میں جب وہ گورنر تھے، اس وقت کوئی پریذیڈنشل آرڈر ہوا تھا اور یہ ٹوبیکو خیبر پختونخوا کے پراونس سے اٹھاکر انہوں نے ٹوبیکو بورڈ بنا دیا اور اس ٹوبیکو بورڈ میں بھی ہماری Composition ایسی ہے کہ ہر Federating unit کا ایک نمائندہ بیٹھا ہوا ہے، Ninety percent دیتا میں ہوں لیکن ٹوبیکو بورڈ کی جو Composition آپ دیکھ لیں گے تو آپ کو رونا آئے گا، یہ ایک لمبی تفصیلی بات ہے، اس پہ ہم بیٹھ کر ان کو اپنی Suggestion دیں گے، اس پہ ہم نے پچھلی دفعہ بھی کام کیا تھا، تو ٹوبیکو کو بھی ہمیں اپنے Provincial mandate میں لانا ہے، ایگریکلچر میں لانا ہے یا فوڈ سیکورٹی میں لانا ہے، جس طریقے سے بھی ہو سکے تاکہ ہم پراونشل جو یہ ٹیکس جمع ہوتا ہے، وہ Divisible pool میں چلا جاتا ہے، وہ Divisible pool میں نہ جائے اور ہمارے پاس آئے، تو اس میں کافی Cushion موجود ہے، میری یہی دو Suggestions ہیں، امید ہے یہ اس سے استفادہ حاصل کریں گے۔ شکریہ سر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Excise & Taxation.

<u>جناب خلیق الرحمان (وزیر آبکاری و محاصل):</u> تھینک یو جناب سپیکر۔ عدنان ایم پی اے صاحب نے جو Suggestions دیں، پھر احسان اللہ صاحب نے جو بات کی، نارکاٹیکس کے حوالے سے جو انہوں نے بات کی ہے، چونکہ آپ کو بھی اس وقت پتہ ہے کہ ہمارے پورے ملک میں پھر ہمارے صوبے کا جو اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ یہ نارکاٹیکس کے حوالے سے، اس کی روک تھام کے حوالےسے اور اس پہ کافی ڈیبیٹ بھی ہوتی ہے اور بات چیت بھی ہوتی ہے اور کوششیں

بھی جاری ہیں، یعنی اس وقت ہمارا جو سب سے Important issue جو کہ ہم ڈسکس کرتے ہیں، جب بھی ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو وہ نارکاٹیکس کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور اس میں کافی کام ہو رہا ہے، مطلب ایک طرف اگر دیکھا جائے تو پولیس بھی ہمارے ساتھ اس میں مدد کر رہی ہے، پھر ہمارا اپنا نارکاٹکس ونگ ہے، وہ بھی کام کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ اے این ایف بھی کام کر رہی ہے، یعنی تین جگہوں پہ اس پہ تین Different departments اس پہ کام کر رہے ہیں اور چونکہ یہ ایک آسان ذریعہ معاش ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ہمارے ملک کو Destabilize کرنا چاہتے ہیں، تو وہ اس میں اپنی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنے کام جس طرح ہے اس کو Improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو ہماری ایپکس کمیٹی ہے صوبے کے لیول پہ، اس پہ بھی جو ہم نے جو پچھلی میٹنگز کی ہیں، ان میں بھی ہمار اجو سب سے بڑا Concern ہوتا ہے وہ یہی ہے، جو یہ نارکاٹیکس کے حوالے سے ہے، اس پہ ہماری اپنی Strategy بن رہی ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت پر ہم یہ بنا رہے ہیں اور جو ہمارا اس وقت کا Setup ہے، اس کو ہم اور مزید بہتر کر رہے ہیں، اپنا جو نارکاٹیکس ونگ ہے، اس کو بڑا بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اس میں ہم Improvement بھی لا رہے ہیں، یعنی اس میں ہم مشینری اور Equipment جو ہے وہ ساتھ ہم نے آنے والی جو ہماری اے ڈی پی ہے، اس میں ہم نے باقاعدہ اس کی چیکنگ کے لئے مختلف Checkpoints پہ ہم اس مشینری کی Purchase اور اس پہ ہمارا اس بار اس آنے والے بجٹ میں ان شاء اللہ اس کا پلان ہے، ساتھ ساتھ ہماری جو انوسٹی گیشن اینڈ پراسیکویشن سائیڈ ہے، وہاں پہ جو کمیاں ہیں، اس میں بھی ہم Improvement لانے کی کوشش کر رہے ہیں، ان شاء اللہ آپ اس میں دیکھیں گے کہ آگے ہم اس پہ کتنی Improvement لاتے ہیں، پھر ساتھ ساتھ Rehabilitation پہ بھی کام ہو رہا ہے، ہماری جو مختلف یونیورسٹیز ہیں، ہمارے باقی تعلیمی ادارے ہیں، ان میں بھی ہم نے مطلب مختلف سیمینارز اور اس طرح کی Activities ہم نے جاری رکھنی ہیں، ہمارا ڈیپارٹمنٹ، یعنی Normally جتنے بھی جب سے میں آیا ہوں، تین چار مہینے جو ہوئے ہیں ہمیں، اس میں ہم نے کافی سیمینارز اور اس طرح کی جو مختلف Activities یونیورسٹیز میں رکھی ہوئی ہیں اوراس کو ہم مزید ہم کوشش کریں گے کہ ان شاء اللہ اس کو اور بھی زیادہ مزید بہتر کریں اور----

(مغرب کی اذان)

جنا ب سپیکر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم----
وزیر آبکاری و محاصل: سپیکر صاحب! اس کے علاوہ Rehabilitation centres کی جو میں نے بات کی ہے----
جناب سپیکر: بات تو ختم کر نے دیں منسٹر صاحب کو۔
وزیر آبکاری و محاصل: Narcotics control functions جو ہمارے ہیں، یہ Merged districts تک ہم نے پہنچانا ہے، اس پہ بھی کام ہو رہا ہے، ان شاء اللہ آنے والے ٹائم میں آپ دیکھیں گے، ساتھ ساتھ جو ہماری اکیڈمی ہم کوشش کریں گے کہ جس طرح اے این ایف اور یہ باقی اداروں کی اکیڈمیاں ہیں، اس طرح کی اکیڈمی میں ہم اپنے لوگوں کو Train کر سکیں تاکہ وہ صحیح معنوں میں اپنا مطلب ہے یہ کام جاری رکھ سکیں اور ہم Digitalization of criminal record related to drugs وہ بھی ہم ان شاء اللہ کرنے جا رہے ہیں، ساتھ ساتھ جن جگہوں پہ Cultivation ہوتی ہے Drugs کی، ادھر بھی ہم ایسی Strategies بنا رہے ہیں کہ وہاں پہ ان کو کوئی اور روزگار مل سکے اور وہ ادھر اس طرف ان کی توجہ ہو جائے اور وہ یہ کام جو کر رہے ہیں اس وقت، وہ چھوڑ دیں۔ یہ تو نارکاٹیکس کے حوالے سے میں نے آپ کو تھوڑا سا بریف کیا، اس میں احمد کنڈی صاحب نے دو Points raise کئے، ایک انہوں نے کنٹونمنٹ ٹیکس کے حوالے سے جو بات کی ہے، اس پہ Already ہم نے کیس بنایا ہوا ہے، ہمارا جو 53 ملین کا کیس ہم نے Submit بھی کیا ہوا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے----
جناب سپیکر: کتنا Case submit ہوا ہے جی، کتنا؟
Minister for Excise & Taxation: Fifty three million.
Mr. Speaker: Fifty three million.
وزیر آبکاری و محاصل: Fifty three million rupees کا وہ ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے ان کی At source ہم Deduction کی طرف جا رہے ہیں، یہ آنے والے ٹائم میں ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے، اس پہ ہم نے Working کی ہوئی ہے۔ دوسرا جو ٹوبیکو سیس کے حوالے سے کنڈی صاحب نے بات کی تو اس میں یہ Growers پہ نہیں لگتا، یہ تین جگہوں پہ، تین لوگوں پر لگتا ہے جس میں ڈیلر ہے، سیگریٹ بنانے والے ہیں اور جو ٹوبیکو ایکسپورٹ کرتے ہیں، ان پہ یہ ٹیکس جو ہے ہم ان کو چارج کرتے ہیں، ساتھ ساتھ یہ ہم ایک اور Intervention کرنے جا رہے ہیں، الحمد للہ آگے ہمارے صوبے کی ایک بہت بڑی کامیابی ہو گی کہ آنے والے سال میں ہم پر اونشل ایکسائز ڈیوٹی Introduce کرنے جارہے

ہیں جو ٹوبیکو اور وہ بھی کمپنیز پہ لگے گی اور اس کے مخصوص یونٹ ہیں، ان پہ وہ ڈیوٹی لگے گی اور ان شاء اللہ اس سے ہمارا جو ریوینو اس وقت ہے، کم از کم چھ سات ارب روپے ہم ٹوبیکو ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں ان شاء اللہ اس سے Generate کریں گے اور آنے والے ٹائم میں میرا یہ خیال ہے کہ جو ڈائریکشن ہماری ہے اس وقت، ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی اور ہماری جو ٹیم ہے اور جو انسٹرکشنز ہمیں وزیر اعلیٰ صاحب سے مل رہی ہیں، تو ان شاء اللہ میرا یہ خیال ہے کہ ہمارا جو ابھی ریوینو ہے وہ آنے والے ٹائم میں، آنے والے سالوں میں ان شاء اللہ ڈبل ہو جائے گا، میں ریکویسٹ کروں گا اپنے آنریبل ممبرز کو جنہوں نے اس وقت کٹ موشنز پیش کی ہیں----

Mr. Speaker: Okay.

وزیر آبکاری و محاصل: وہ واپس لے لیں اور ان شاء اللہ ان کی جو جو تجاویز ہوں گی، پہلے ویسے بھی ہم سارے Colleagues ہیں، جو جو ان کی اچھی اچھی تجاویز آئیں گی، ہم اس پہ ان شاء اللہ عمل کریں گے، ان کو میں ہمیشہ اپنے آفس میں بھی، اس کے علاوہ فون پہ بھی Available ہوتا ہوں اور اچھی اچھی اس طرح کی Suggestions آئیں گی تو اس پہ ہم عمل کر لیں گے کیونکہ یہ ہمارا صوبہ ہے اور ہم نے ہی اس کو آگے لے کر چلنا ہے، Thank you very much, ji.

Mr. Speaker: Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 07; therefore, the question before the House is that Demand No. 07 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

جناب سپیکر: آپ نے وزیر محترم، بہت اچھا جواب دیا اور Quite satisfactory تھا جی اور اس کو سارے لوگوں نے سراہا ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 7 is granted.

تو وقفہ لے لیں، اس کے بعد Continue کریں یا پھر کل Continue کریں؟ Adjourn کر دیں، کنڈی صاحب! کل کے لئے ایک Understanding پھر Develop کر لینا۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ، عدنان صاحب، ریاض خان۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Thursday, 30th May, 2024.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 30 مئی 2024ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)